Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۲۲۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ

مصلح موعود نمبر

روزنامہ

یوم جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت ۷۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۲۸ صفر ۱۳۹۷ھ ✽ ۱۷ تبلیغ ۱۳۵۶ ہش ✽ ۱۷ فروری ۱۹۷۷ء	نمبر ۳۹

حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت کے اظہار کے لئے

مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی کے الہامی الفاظ

"تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ۔۔۔۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم۔ اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَأَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۷ تبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۱۷ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

بے چینی اور اعصابی ضعف بہت ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

لندن سے بذریعہ خط اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لندن کو مورخہ ۴ فروری ۱۹۷۷ء پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام خولہ تجویز فرمایا ہے۔

نومولودہ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمسؓ کی پوتی اور محترم عبدالرحیم صاحب لون آف جہلم کی نواسی ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمرِ دراز عطا فرمائے دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

لاہور میں جلسۂ یومِ مصلح موعود

۲۰ فروری بروز اتوار صبح دس بجے دار الذکر میں جماعت احمدیہ لاہور کا جلسہ درباره پیشگوئی مصلح موعود منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

لاہور کے احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس میں شرکت فرمائیں۔

عبد اللطیف ستکوہی
سیکرٹری اصلاح و ارشاد
جماعت احمدیہ لاہور

پبلشر: مسعود احمد ✽ پرنٹر: سید عبد الحی ✽ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ✽ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ تبلیغ ۱۳۵۶ ہش
۱۷ فروری ۱۹۷۷ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصلح موعود کی ظاہری اور باطنی برکتوں کا عالمگیر پھیلاؤ

پیشگوئی مصلح موعود ایک نہایت ہی مہتم بالشان پیشگوئی ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ آئندہ زمانہ میں رونما ہونے والے عالمگیر غلبۂ اسلام سے متعلق بہت سی پیشگوئیوں کا محیّر العقول مجموعہ ہے حتیٰ کہ اِس پیشگوئی کے الہامی الفاظ کا ایک ایک جملہ کئی کئی پیشگوئیوں پر مشتمل ہے۔ اور پھر ہر پیشگوئی ایسے امور پر مشتمل ہے جنہیں پورا کرنا اور منصۂ شہود پر لانا انسانی طاقت سے بکلی بالا ہے۔ کیوں نہ ہو جبکہ یہ اُس علّام الغیوب قادرِ مطلق کی پیشگوئی ہے جس کی قدرتوں اور طاقتوں کی کوئی حد اور انتہا نہیں اور جس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں، وہ جو چاہتا ہے ہو جاتا ہے اور اِس لئے ہو جاتا ہے کہ وہ خود اسے اپنی قدرتِ کاملہ سے کر دکھانے پر پوری طرح قادر ہے۔

ہر چند کہ فی الاصل یہ پیشگوئی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک اولوالعزم صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت فرزندِ دلبند گرامی ارجمند عطا ہونے، اُس کے جلد جلد بڑھنے، عمر پانے اور غلبۂ اسلام کے ضمن میں رفیع الشان اور محیّر العقول کارنامے سر انجام دینے کی بشارت پر مشتمل ہے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وجود باجود میں بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی اور ایک ایک بات جس کی بشارت دی گئی تھی آپ کے ذریعہ اور وساطت سے بڑی ہی عظمت اور جلالتِ شان کے ساتھ منصۂ شہود پر آئی تاہم یہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی برکاتِ خاصہ کے آپ کے وصال کے بعد بھی اُسی شان اور جاہ وجلال کے ساتھ جاری رہنے سے متعلق بیشمار پیشگوئیوں پر مشتمل ہے جو نہ صرف آپ کی مقدس و مطہّر زندگی میں پوری ہوئیں بلکہ آپ کے وصال کے بعد بھی مسلسل پوری ہوتی چلی آرہی ہیں اور آئندہ زمانوں میں بھی اُس وقت تک پوری ہوتی چلی جائیں گی جب تک کہ اسلام پورے کرۂ ارض پر غالب نہ آجائے اور رُوئے زمین پر بسنے والے تمام بنی نوعِ انسان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے نہ آجمع ہوں۔

یوں تو اِس عظیم الشان پیشگوئی میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جملہ صفات اور کارناموں کا بہت واضح الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے لیکن فی الوقت ہم حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جس خاص صفت اور اس کے ذریعہ رُونما ہونے والے جس عظیم روحانی انقلاب کا ذکر کرنا چاہتے ہیں اس کا تعلق پیشگوئی مذکور کے درجِ ذیل الہامی الفاظ سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جہاں پسرِ موعود کی دیگر صفات و علامات اور کارناموں سے اطلاع بخشی وہاں ان کے ضمن میں آپؑ کو مخاطب کر کے یہ بھی فرمایا کہ:۔

"ہم اُس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

اِس حصۂ پیشگوئی کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں رقم فرمایا:۔

"بفضلہٖ تعالیٰ و احسانہٖ و ببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم خداوند کریم نے اِس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت رُوح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔"

(تذکرہ طبع سوم حاشیہ صفحہ ۱۴۰)

مصلحِ موعود کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام دُنیا میں پھیلنے اور اِس طرح اس کے زمین کے کناروں تک شہرت پانے کا مطلب یہ تھا کہ وہ مشرق و مغرب کے آخری سِروں تک بسنے والی اقوام تک اسلام کا پیغام پہنچانے اور انہیں حلقہ بگوشِ اسلام بنانے کے ایک نہایت مضبوط و مستحکم نظام کی بنیاد ڈالے گا اور اِس طرح مشرق و مغرب میں روحانی اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا۔ چنانچہ خدائے قادر و توانا نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وجود باجود کے ذریعہ اِس مہتم بالشان بشارت کو پورا کر دکھایا۔ آپ کے ذریعہ انگلستان، اسپین، اٹلی، ہالینڈ، مغربی جرمنی، سوئٹزرلینڈ، ڈنمارک، ناروے، سویڈن، آئس لینڈ، ہنگری، یوگوسلاویہ، پولینڈ، قبرص، سائپرس، شمالی امریکہ، جنوبی امریکہ، گیمبیا، لائبیریا، سیرالیون، گھانا، نائیجیریا، یوگنڈا، تنزانیہ، کینیا، ماریشس، مشرقِ وسطیٰ کے ممالک، روس کے بعض علاقوں، سیلون، برما، ملایا، انڈونیشیا، بورنیو، چین، جاپان، فجی اور متعدد دیگر جزائر تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ ان میں سے اکثر ممالک میں مساجد اور مشن ہاؤس تعمیر ہوئے۔ دُنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید اور بہت سی دیگر اسلامی کتابوں کے تراجم شائع ہوئے۔ اور ان محیّر العقول تبلیغی مساعی اور جدوجہد کے نتیجہ میں اطراف و جوانبِ عالم میں پھیلی ہوئی اقوام کے لاکھوں افراد اپنے آبائی مذاہب کو ترک کر کے اسلام میں داخل ہوئے۔ ایک زمانہ اِس امر پر گواہ ہے کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاکھوں روحانی اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوئے اور قوموں نے آپ سے برکت پائی اور خود آپ کی یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوئی کہ:۔

"جہاں آج خدائے واحد کا نام بھی نہیں لیا جاتا وہاں تھوڑے دنوں تک ہی تم دیکھو گے کہ ان علاقوں کے کونے کونے سے یہ آواز اُٹھتی سُنائی دے گی کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔"

(اعلان ۱۲ مارچ ۱۹۴۴ء بمقام لاہور بحوالہ الفضل ۱۸ فروری ۱۹۵۸ء)

پھر آپ نے بڑی تحدی سے یہ بھی اعلان فرمایا تھا کہ:۔

"خدا بڑی عزّت کے ساتھ میرے ذریعہ اسلام کی ترقی اور اس کی تائید کے لئے ایک عظیم الشان بنیاد قائم کر دے گا۔ مَیں ایک انسان ہوں، مَیں آج بھی مر سکتا ہوں اور کل بھی مر سکتا ہوں لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ مَیں اُس مقصد میں ناکام رہوں جس کے لئے خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے۔" (ایضاً)

آج پوری دُنیا اِس حقیقت کا مشاہدہ کر رہی ہے اور کسی کو اِس سے مجالِ انکار نہیں کہ اسلام کی ترقی اور اس کی تائید کی جو عظیم الشان بنیاد سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدائی بشارتوں کے مطابق قائم کی تھی وہ آپ کے وصال کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نافلۂ موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود کے عہدِ مبارک میں بحمد اللہ تعالیٰ روز بروز مستحکم سے مستحکم تر ہوتی جا رہی ہے۔ نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے وسیع تر عالمگیر منصوبے اور ان کے طیّب و شیریں ثمرات اس کے مُنہ بولتے ثبوت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مغربی افریقہ میں درجنوں نئے ہائر سیکنڈری سکولز اور ہسپتال کھل چکے ہیں۔ مشرق و مغرب میں نئے تبلیغی مشنوں اور نئی مساجد کی تعمیر عمل میں آرہی ہے۔ دُنیا کے کونے کونے میں حقیقی اسلام قبول کرنے والے لاکھوں سے اب ایک کروڑ ہو چکے ہیں اور اِس طرح دُنیا کے ان علاقوں کے کونے کونے سے جہاں پہلے کوئی خدائے واحد کا نام نہ لیتا تھا اب اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کی آوازیں بلند سے بلند تر ہوتی جا رہی ہیں اور اِس طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موعودہ ظاہری اور باطنی برکتوں کا عالمگیر پھیلاؤ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے اور پیشگوئی مصلح موعود کے دائمی فیوض کی آفاقیت نمایاں سے نمایاں تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ دُنیا والوں کو دنیا کی پڑی ہوئی ہے اور ظلمت کو پاش پاش کرنے والا نورانی حربہ اندر ہی اندر اپنا کام کر رہا ہے۔ بالآخر یہ اسلام کی روحانی فتح اور روحانی اقبال کو آشکار کر دکھائے گا۔ یہ وہ وقت ہو گا کہ جب دُنیا پکار اُٹھے گی

اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا

یہ خدائی تقدیر ہے اور کوئی اِس خدائی تقدیر کے بروئے کار آنے کو روک نہیں سکتا۔

۲۰ فروری —— یومِ مصلح موعود

تمام جماعت ہائے احمدیہ حسب سابق امسال بھی ۲۰ فروری بروز اتوار اپنے اپنے ہاں خاص اہتمام کے ساتھ مصلح موعود سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی اور اس کے ظہور کے بارے میں جلسے منعقد کریں اور ان کی رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبرکات

حضرت المصلح الموعودؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام

(۱)

(رقم فرمودہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ)

مثل مشہور ہے ع

ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات

میری فراست، تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بچپن ہی میں اس امر کو پہچانے ہوئے تھی کہ یہ وجود باجود نہایت عظیم الشان مراتب حاصل کرنے والا اور روحانیت کے اعلیٰ مقاموں پر پہنچنے والا ہے۔ حضرت استاذی المکرم خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کے زمانہ میں جبکہ عاجز اخبار "بدر" کا ایڈیٹر تھا۔ ایک دن دفتر اخبار بدر میں بیٹھے ہوئے چند دوست باتیں کر رہے تھے حضرت عرفانی کبیر شیخ یعقوب علی صاحب نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں جو لطف تھا وہ نہ رہا تو بے اختیار میرے مُنہ سے نکلا کہ جب میاں صاحب خلیفہ ہوں گے تو پھر وہی لطف حاصل ہونے لگے گا۔ حضرت عرفانی صاحب کا اشارہ اس سلسلہ الہامات ووحیِ الٰہی کی طرف تھا جو حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں ہم سُنتے رہتے۔ میرے اِس خیال کی تائید بعض اہلِ کشف اصحاب صاف قلب والوں کے رؤیا اور عقائد سے بھی ہوتی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے متعلق سلسلہ کے نیک اور پاک لوگ شروع سے ہی حُسنِ ظن رکھتے چلے آئے ہیں۔ میرے خیال میں سب سے پہلے حضرت صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب مصنّف وموجد قاعدہ یسرنا القرآن نے اس مضمون پر ایک رسالہ شائع کیا تھا کہ مصلحِ موعود حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ ہی ہیں۔ آپ کا موعود ہونا حضرت نعمت اللہ ولی اللہ نے بھی اپنے اشعار میں لکھا ہے بلکہ یہود کی کتبِ مقدسہ میں جہاں مسیح کی آمد ثانی کا ذکر ہے وہاں یہ بھی وضاحت کی گئی ہے کہ آمد ثانی کا مسیح شادی کرے گا اور اس کا بیٹا اس کا جانشین ہوگا۔ اگر یہ بیٹا مصلحِ موعود ہونے کے اعلیٰ مقام و مرتبہ پر پہنچنے والا نہ ہوتا تو ہزارہا سال پہلے کی پیشگوئیوں میں اس کے لئے اتنی اہمیت نہ بیان ہوتی۔ اب تو حضرت ممدوح نے اپنے مصلح موعود ہونے کے متعلق اللہ تعالیٰ کی وحی و الہام کا بھی اظہار کر دیا ہے لیکن اگر یہ اظہار نہ ہوتا تب بھی شاندار اصلاحوں کے کام جو آپ نے احمدیوں کے نظام میں۔ اسلام کی اشاعت میں۔ اہلِ اسلام اور اہلِ ہند کی سیاسی راہنمائی میں اور دیگر امور میں کئے ہیں اور جن کی اہمیت اور عظمت کو مخالف اور موافق سب تسلیم کر چکے ہیں وہ اصلاحی کام خود پکار رہے ہیں کہ یہی مصلح موعود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے کشف و الہام و مکالمہ سے مشرف کیا ہے اور یہ امر جماعت کے واسطے ایک نعمتِ عظمیٰ ہے جس کے لئے ہم اللہ تعالیٰ کے حضور شکرانہ میں سربسجود ہیں۔

(الفضل ۲۰ فروری ۱۹۴۵ء)

(۲)

(رقم فرمودہ حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ)

مصلح موعود کی پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبولیتِ دعا کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔ آپ کے بعض اور بھی نشان ہیں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا کے ذریعہ ظاہر ہوئے۔ مثلاً لیکھرام کا نشان بے شک یہ نشان بھی اپنی جگہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا زبردست ثبوت ہے لیکن نشان ظہور مصلح موعود اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیتِ دعا کے دوسرے نشانوں میں بہت بھاری فرق ہے۔ اس نشان کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاص اہتمام کیا کہ چالیس دن تک اپنے شہر سے باہر ایک بیرونی مقام میں کنجِ تنہائی میں تمام دُنیا سے منقطع ہو کر حضور علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حضور میں گریہ وزاری سے دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں مصروف رہے جس کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ نے حضور علیہ السلام کو رحمت کا نشان عطا فرمایا۔ قبولیتِ دعا کے نتیجہ میں جو دوسرے نشان ظاہر ہوئے بے شک وہ بھی شاندار نشان تھے لیکن اس نشان کے نتائج ایسے وسیع ہیں کہ ان کا اندازہ لگانا ناممکن ہے۔

اِس قسم کے نشان تاریخِ دُنیا میں دعا کے نتیجہ میں تین مرتبہ ظاہر ہوئے۔

(۱) پہلا نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ظہور کا نشان تھا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے نتیجہ میں ظاہر ہؤا۔ یہ نشان اس ذیل کے نشانوں میں اوّل نمبر پر ہے۔

(۲) دوسرا نشان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کا نشان ہے جو ان دعاؤں کے نتیجہ میں ظاہر ہؤا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمّت کے لئے کیں۔ یہ نشان اس قسم کے نشانوں میں اپنی شان کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہے۔

(۳) تیسرا عظیم الشان نشان جو دُنیا میں قبولیتِ دعا کے نتیجہ میں ظاہر ہؤا وہ مصلح موعود کے ظہور کا نشان ہے۔ یہ نشان اپنی عظمت کے لحاظ سے تیسرے نمبر پر ہے۔ وہ کیسا عظیم الشان انسان ہے جو اِس دعا کے نتیجہ میں پیدا ہؤا۔ اس کا اندازہ۔ اس کلامِ الٰہی کے الفاظ سے ہو سکتا ہے جو اس چلہ روزہ دعا کے بعد حضور علیہ السلام پر بمقام ہوشیارپور نازل ہؤا جو ۲۰ فروری کے اشتہار میں شائع کیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے کلام میں مبالغہ نہیں ہو سکتا۔ پس اگر ہم مصلح موعود کی شان کا صحیح اندازہ لگانا چاہتے ہیں تو ہمیں اس پیشگوئی کے الفاظ پڑھنے چاہئیں کیا ہی شان ہے اس انسان کی جس کے اوصاف و کمالات اور کارناموں کا نقشہ اس پیشگوئی میں کھینچا گیا ہے۔ پس یہ امر کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں۔ نہ صرف نشانات اور دلائل سے ثابت ہوتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کا فعل بھی بلند آواز سے اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ہی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت نمائی سے ان تمام امور کو جن کا ذکر اس پیشگوئی میں ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حق میں ایسے رنگ میں پورا کر دیا اور پورا کر رہا ہے جس کا کوئی انصاف پسند انسان انکار نہیں کر سکتا۔ ان تمام باتوں کو جن کا ذکر اس پیشگوئی میں ہے پورا کرنا کسی انسان کا کام نہ تھا خدا تعالیٰ ہی ایسا کر سکتا تھا اس نے ان باتوں کو پورا کر کے آسمان سے اس بات کی گواہی دی کہ وہ آنے والا جس کی خبر اس پیشگوئی میں دی گئی تھی یہی محمود (فداہ ابی و امی) ہے۔ پس سب سے بڑا ثبوت کسی شخص کی صداقت کا اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت ہوتی ہے اور یہ ثبوت یہاں نہایت ہی بیّن رنگ میں موجود ہے۔

(الفضل ۲۰ فروری ۱۹۴۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ" ظاہر کرنے کے لئے

اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم نشان ــــ مصلح موعود کی بشارت اور اس کا ظہور

(شیخ خورشید احمد)

مسیح موعود کی بعثت کے وقت اسلام کی حالت

جماعتِ احمدیہ کے عقیدہ اور ایمان کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام وہی مہدی موعود اور رجلِ فارس ہیں جن کے ساتھ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں غلبۂ اسلام کے وابستہ ہونے کی بشارت دی تھی اور یہاں تک فرمایا تھا کہ

لوکان الایمان معلقًا
بالثریا لنالہٗ رجل او
رجالٌ من ابناء فارس۔

یعنی اس آخری زمانہ میں اگر حقیقی ایمان زمین سے اڑ کر ثریا پر بھی چلا جائے گا تو یہ مہدی موعود اور اس کے خلفاء پھر آسمان سے اسے زمین پر لے آئیں گے اور اس طرح ایک دفعہ پھر دنیا میں اسلام اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ غالب آجائے گا۔

خود بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے الہامًا فرمایا کہ

یُحی الدین ویقیم الشریعۃ
(تذکرہ ص [illegible])

یعنی ہم نے تجھے اِس لئے مبعوث کیا ہے کہ تا تمہارے ذریعہ دینِ اسلام کو پھر دنیا میں زندہ کیا جائے اور شریعتِ حقّہ اسلامیہ کو قائم کر دیا جائے۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے اس وقت دنیا میں اور بالخصوص برصغیر ہندوپاکستان میں اسلام کی جو نازک حالت تھی آج ہم اس کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔ اس حالت کا کسی قدر اندازہ مولانا حالی مرحوم کے ان دردمندانہ اشعار سے لگایا جا سکتا ہے جن میں آپ نے فرمایا:۔

اے خاصۂ خاصانِ رسل وقتِ دعا ہے
امّت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغرباء ہے
بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی
ہے اس سے یہ ظاہر کہ یہی حکمِ خدا ہے
وہ دین ہوئی بزمِ جہاں جس سے چراغاں
اب اس کی مجالس میں نہ بتی نہ دیا ہے
فریاد ہے اے کشتیٔ امّت کے نگہبان
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

متضرعانہ دعاؤں کے نتیجہ میں الٰہی بشارت

اسلام کی اس بے کسی اور غربت کی حالت کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس روح مضطرب اور بے تاب ہو کر آستانۂ الٰہی پر جھکی اور آپ نے گذشتہ انبیاء و صلحاء کے طریق پر عمل کرتے ہوئے متواتر چالیس روز تک اللہ تعالیٰ کے حضور نصرتِ اسلام کے لئے دعائیں اور گریہ و زاری کرنے کے لئے چلّہ کشی اختیار فرمائی تا اللہ تعالیٰ اسلام کی تائید و نصرت کے لئے کوئی غیر معمولی نشان عطا فرمائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو سنا اور انہیں شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے اسلام کی ترقی اور قرآن پاک کی حقانیت کے اظہار کے لئے غیر معمولی بشارتوں سے نوازا۔ اسی سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے آپ سے ایک عظیم نشان ظاہر کرنے کا وعدہ کرتے ہوئے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی .... تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پائیں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے .... اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو انکار اور تکذیب کی راہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔"

(اشتہار ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء)

مندرجہ بالا خدائی الہام سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے جس نشان کے اظہار کا وعدہ فرمایا اس کا مقصد سوائے اس کے اور کچھ نہ تھا کہ دنیا میں "دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ" ظاہر ہو اور ان لوگوں کو جو خدا تعالیٰ کے "پاک رسول محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو انکار اور تکذیب کی راہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔"

وہ نشان جس کا اللہ تعالیٰ نے صداقتِ اسلام کے اظہار کے لئے آپ سے وعدہ فرمایا یہ تھا کہ

"سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا .... وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا .... اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین اور فہیم اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا .... ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امرًا مقضیًا۔"

(اشتہار ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء)

گویا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متضرعانہ دعاؤں کے نتیجہ میں آپ کو ایک ایسے فرزند کی بشارت دی جو کہ غیر معمولی اور عظیم الشان صفات کا حامل ہوگا اور جس کے ذریعہ اسلام ترقی کرے گا اور قرآن پاک کا مرتبہ دنیا پر ظاہر ہوگا۔

فرزندِ موعود کی پیدائش کی میعاد

اس اشتہار کے بعد حضور علیہ السلام نے ایک اور اشتہار شائع کیا جس میں آپ نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے اس عظیم الشان فرزند کی پیدائش کی مدت بھی مقرر فرما دی۔ چنانچہ آپ نے تحریر فرمایا:۔

"ایسا لڑکا .... بموجب وعدۂ الٰہی نو سال کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو یا دیر سے بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔"

(اشتہار ۲۲؍مارچ ۱۸۸۸ء)

جب حضور علیہ السلام نے یہ اشتہار شائع کیا تو بعض مخالفین نے اس پر نکتہ چینی کی اور کہا کہ نو سال کی میعاد تو بہت زیادہ ہے۔ مخالفین کے اس اعتراض پر حضور علیہ السلام نے ایک اور اشتہار شائع فرمایا جس میں حضور نے تحریر فرمایا:۔

"جن صفاتِ خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دوچند ہوتی اس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آسکتا۔"

(اشتہار ۸؍اپریل ۱۸۸۸ء)

پھر حضور نے تحریر فرمایا:۔

"نو برس کے عرصہ تک تو خود اپنے زندہ رہنے کا ہی حال معلوم نہیں اور نہ یہ معلوم ہے کہ اس عرصہ تک کسی قسم کی اولاد پیدا ہوگی چہ جائیکہ لڑکا پیدا ہونے پر کسی اٹکل سے قطع اور یقین کیا جائے۔"

حضور علیہ السلام نے آنے والے موعود فرزند کے بعض الہامی ناموں کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

"مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام فضلِ عمر ظاہر کیا گیا۔"

(حاشیہ اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

مندرجہ بالا تمام حوالوں کا خلاصہ یہ ہے کہ (۱) اللہ تعالیٰ نے دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متضرعانہ دعاؤں کے نتیجہ میں حضور کو ایک فرزند عطا کرنے کا وعدہ فرمایا جس نے متعدد غیر معمولی صفات کا حامل ہونا تھا اور اس نے زمین کے کناروں تک شہرت پانی تھی (۲) یہ موعود فرزند ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے بعد ۹ سال کے عرصہ میں پیدا ہونا ضروری تھا۔ (۳) اس فرزند کے نام مصلح موعود کے علاوہ اولوالعزم۔ محمود۔ بشیر ثانی اور فضلِ عمر بھی بتائے گئے۔

مصلح موعود کی ولادت

اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے عین مطابق ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے جن کے لئے مصلح موعود ہونا مقدر ہو چکا تھا۔ آپ کی پیدائش پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اور اشتہار شائع فرمایا جس میں آپ نے تحریر فرمایا کہ:۔

"خدا عزّ وجلّ نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء اور اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اوّل کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا..... سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء مطابق ۹ جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود ہی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی مگر اب تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہ مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے یا کوئی اور ہے۔"

اس کے بعد جب حضورؑ پر کامل انکشاف ہو گیا کہ اس لڑکے کے لئے مصلح موعود ہونا مقدر ہے تو پھر حضورؑ نے حتمی طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہی مصلح موعود قرار دے دیا اور اعلان فرما دیا کہ

"پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود احمد کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہارات شائع کئے گئے تھے... چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔"

(سراجِ منیر)

اس حوالہ سے صاف ظاہر ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام پر انکشاف فرمایا تو حضور نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہی وہ موعود فرزند قرار دیا جس کے ذریعہ دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ دنیا پر ظاہر ہونا مقدر تھا۔

مصلح موعود کی علامات کا شاندار ظہور

اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ کیا عملاً حضرت خلیفۃ المسیح المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک عہدِ خلافت میں اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ علامات اور خصوصیات پوری ہوئیں؟ سو جب ہم حضور رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ پیشگوئی میں بیان کردہ ایک ایک علامت حیرت انگیز رنگ میں پوری ہوئی اور دوست دشمن سب نے گواہی دی کہ واقعی حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہرت زمین کے کناروں تک پہنچی۔ آپ کے ذریعہ نہایت وسیع پیمانے پر دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ یعنی قرآن پاک کا مرتبہ دنیا میں ظاہر ہوا۔ آپ کے اور آپ کے شاگردوں کے ذریعہ دنیا بھر میں پہلی مرتبہ نہایت کامیابی کے ساتھ تبلیغِ اسلام ہوئی۔ ہزاروں بلکہ لاکھوں سعید روحوں کو اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ قرآن مجید کے دنیا کی مختلف زبانوں میں تراجم شائع ہوئے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی روشنی میں اور انہیں بنیاد بنا کر قرآن پاک کی ایسے رنگ میں تفسیر رقم فرمائی جس سے اس کی حقیقی شان جلوہ گر ہوئی۔ مختلف ممالک میں مساجد تعمیر ہوئیں جہاں سے پانچوں وقت توحید کی آواز بلند ہو رہی ہے۔ پھر آپ نے اپنے عہدِ خلافت میں جو بیش بہا تقاریر خطبات اور تصانیف فرمائیں وہ بھی سب کی سب معارفِ قرآنی اور تبلیغِ اسلام کے اظہار کا موثر ذریعہ ثابت ہوئیں۔

حضور کے عہدِ خلافت میں دنیا کے مختلف ممالک میں جو تبلیغی مشن اور مراکز قائم ہوئے ان کی تعداد کم و بیش چار صد تک جا پہنچی ہے۔ ان مراکز کے ذریعہ لاکھوں سعید روحوں کو اسلام قبول کرنے اور کروڑوں افراد کو اسلام کے بارے میں اپنی غلط فہمیوں کو رفع کرنے کا موقع ملا۔ ان مراکز میں یورپ، افریقہ، ایشیا کے قریباً تمام اہم ممالک شامل ہیں۔ جماعت احمدیہ کے ذریعہ یورپ، افریقہ اور دیگر بیرونی ممالک میں جو مساجد تعمیر ہوئیں ان کی تعداد تین صد سے تجاوز کر چکی ہے۔ جن زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کر کے "کلام اللہ کا مرتبہ" کا اظہار کیا گیا ان میں انگریزی، گورمکھی، جرمن، ڈچ، سواحیلی، ڈینش، فلنٹی، لوگنڈی، انڈونیشین، فرانسیسی، ہسپانوی اور دیگر کئی زبانیں شامل ہیں۔ خدمتِ قرآن اور خدمتِ اسلام کا یہ کام اتنا عظیم الشان ہے کہ خود یورپ کے عیسائی پریس نے باوجود اس کے کہ وہ اسلام سے شدید عناد رکھتا ہے کھلے الفاظ میں یہ اعتراف کیا ہے کہ:۔

● "احمدی جماعت نے اس زمانہ میں اسلام کی تبلیغی جدوجہد کا حیران کن مظاہرہ کیا ہے ان کی ہمت قابلِ داد ہے کہ انہوں نے بہت تھوڑی سی مدت میں یہ کچھ کر دکھایا۔"

(ڈنمارک کا ایک اخبار)

● "جماعت احمدیہ نے قرآن کریم کے متعدد زبانوں میں مستند تراجم شائع کر کے مغربی دنیا میں اسلامی فکر اور علوم کو سمجھنے کا بہتر شعور پیدا کیا ہے۔"

(سوئٹزرلینڈ کا ایک عیسائی اخبار)

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی وفات پر روزنامہ "نوائے وقت" لاہور نے آپ کی جلیل القدر اسلامی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا:۔

"آپ نے ساری دنیا میں بالعموم اور افریقہ، یورپ اور امریکہ میں بالخصوص احمدیہ مشن کھولے اس سلسلے میں آپ دو مرتبہ خود یورپ گئے یہ مشن افریقہ کے مغربی ساحل کے ملکوں میں خصوصیت سے عیسائی مشنوں کے مقابلہ میں کام کر رہے ہیں تحریکِ پاکستان کے دوران مرحوم مرزا بشیر الدین محمود نے مسلم لیگ کی حمایت کی۔ ۱۹۲۲ء میں آریہ سماجیوں نے یو۔پی میں مسلمانوں کو ہندو بنانے کی مہم شروع کی تو مرزا صاحب نے ارتداد کو روکنے کے لئے کافی کام کیا۔ آپ نے قرآن کریم کا ایک درجن سے زائد زبانوں میں ترجمہ کرایا جن میں ڈچ، جرمن، انڈونیشی اور سواحیلی شامل ہیں۔ آپ ۱۹۳۱ء میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر بھی تھے۔ ۱۹۴۸ء میں آپ نے جہادِ کشمیر میں حصہ لینے کے لئے رضاکاروں کی فرقان بٹالین تیار کر کے ہائی کمان کے سپرد کر دی۔"

(نوائے وقت ۹ نومبر ۱۹۶۵ء)

مندرجہ بالا حوالوں سے صاف ظاہر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہدِ خلافت میں "دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ" ظاہر کرنے کے لئے جو عظیم الشان خدمات سرانجام دیں ان کے ذریعہ پیشگوئی مصلح موعود میں بیان کردہ تمام علامات پوری ہو گئیں اور نہ صرف اپنوں نے بلکہ اغیار نے بھی ان علامات کے پورا ہونے کا اعتراف کیا، الحمد للہ۔

کیونکر ہو شکر تیرا تیرا ہے جو ہے میرا
تُو نے ہر اک کرم سے گھر بھر دیا ہے میرا
جب تیرا نور آیا جاتا رہا اندھیرا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ
تُو نے یہ دن دکھایا محمود پڑھ کے آیا
دل دیکھ کر یہ احساں تیری ثنائیں گایا
صد شکر ہے خدایا صد شکر ہے خدایا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

(مسیح موعودؑ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی دائمی برکات

"مَیں اسی خدا کے نام پر بھروسہ رکھتے ہوئے کہتا ہوں کہ میرا نام دنیا میں ہمیشہ قائم رہے گا اور گو مَیں مرجاؤں گا مگر میرا نام کبھی نہیں مٹے گا۔ یہ خدا کا فیصلہ ہے جو آسمان پر ہو چکا کہ وہ میرے نام اور میرے کام کو دنیا میں قائم رکھے گا۔۔۔۔۔۔"

(روح پرور خطاب برموقع جلسہ سالانہ ۲۸ر دسمبر ۱۹۶۱ء صفحہ ۱۴-۱۶)

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد)

صداقتِ مصطفیٰ کا دائمی نشان

ظہورِ مہدی موعودؑ کی طرح آمدِ مصلح موعود کی پیشگوئی بھی محض ایک وقتی، عارضی یا ہنگامی نوعیت کی چیز نہیں بلکہ صداقتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیامت تک کے لئے ایک عظیم ابدی نشانِ آسمانی ہے جس کے ارضی و سماوی، اور مادی و روحانی برکات رہتی دنیا تک جاری رہیں گے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مہدی موعود و مسیح موعود (علیہ وعلیٰ مطاعہ التحیات والتسلیمات) اشتہار ۲۲ر مارچ ۱۸۸٦ء میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلشانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مُردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اَولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے کیونکہ ۔۔۔۔۔۔ اس جگہ بفضلہٖ تعالیٰ و احسانہٖ و ببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا قبول کرکے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔"

(اشتہارات حضرت مسیح موعودؑ جلد ۱ صفحہ ۱۱۴-۱۱۵ ناشر الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ)۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے وجودِ مقدس کے ساتھ جو دائمی اور عالمگیر برکتیں وابستہ ہیں اور جن کا سلسلہ قیامت تک ممتد ہے، اگرچہ بے شمار، لاتعداد اور غیر محدود ہیں تاہم اصولی اعتبار سے ان کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:۔

اوّل۔ حضور کی دعاؤں سے متعلق برکات

دوم۔ وہ برکات جن کا تعلق آپ کی ظاہری تدبیر سے ہے۔

دعاؤں سے متعلق برکات

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ مجسّم دعا تھے۔ آپ سنِّ شعور سے لے کر آخر دم تک متضرعانہ دعاؤں میں مصروف رہے۔ آپ حظیرۃ القدس کے اُن آسمانی تاجداروں اور محبوبانِ الٰہی کی صفِ اوّل میں شامل تھے جو "دست درکار اور دل بایار" کے مصداق ہوتے ہیں۔ آپ کا کوئی خطبہ، کوئی درس، کوئی مضمون اور کوئی کتاب حتیٰ کہ کوئی تحریر دعا کے بغیر نہیں۔ آپ نے اپنی ذات اور نفس سے بڑھ کر دوسروں کے لئے دعائیں کیں۔ آپ کے اعزہ، اولاد، ازواج، دوست، دشمن، اپنے بیگانے، ایشیائی، افریقن، امریکن، یورپین، خدا پرست، دہریہ، لامذہب، بدمذہب، مرد، عورت، بوڑھے، بچے غرضیکہ سب کے لئے آپ نے جنابِ الٰہی میں دعائیں کیں جس پر آپ کی تحریرات و ملفوظات گواہ ہیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ آپ کی اکثر و بیشتر دعائیں عمر بھر اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور عروج کے لئے وقف رہیں۔

چنانچہ حضرت شیخ غلام احمد واعظ صاحب کی روایت ہے کہ "ایک دفعہ مَیں نے یہ ارادہ کیا کہ آج کی رات مسجد مبارک میں گزاروں گا اور تنہائی میں اپنے مولیٰ سے جو چاہوں گا مانگوں گا۔ مگر جب مَیں مسجد پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص سجدے میں پڑا ہوا ہے اور الحاح سے دعا کر رہا ہے۔ اس کے اس الحاح کی وجہ سے مَیں نماز بھی نہ پڑھ سکا اور اس شخص کی دعا کا اثر مجھ پر بھی طاری ہو گیا اور مَیں بھی دعا میں محو ہو گیا اور مَیں نے یہ دعا کی کہ یا الٰہی یہ شخص جو تیرے حضور سے جو کچھ بھی مانگ رہا ہے وہ اس کو دے دے اور مَیں کھڑا کھڑا تھک گیا کہ یہ شخص سر اُٹھائے تو معلوم کروں کہ کون ہے۔ مَیں نہیں کہہ سکتا کہ مجھ سے پہلے وہ کتنی دیر سے آئے ہوئے تھے مگر جب آپ نے سر اُٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میاں محمود احمد صاحب ہیں۔ مَیں نے السلام علیکم کی اور مصافحہ کیا اور پوچھا میاں! آج اللہ تعالیٰ سے کیا کچھ لے لیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ مَیں نے تو یہی مانگا ہے کہ الٰہی! مجھے میری آنکھوں سے اسلام کو زندہ کرکے دکھا اور یہ کہہ آپ اندر تشریف لے گئے۔" (الحکم جوبلی نمبر دسمبر ۱۹۳۹ء صفحہ ۸ کالم ۲)

بچپن کی اِن دعاؤں کو اللہ تعالیٰ نے کس طرح شرفِ قبول بخشا اور کیسی کیسی بشارتیں عطا فرمائیں!! اس کی تفصیل خود حضور کے قلم مبارک سے تحریر کرنا ضروری ہے۔ حضور نے اپنے زمانۂ خلافت کی پہلی مجلس شوریٰ (منعقدہ اپریل ۱۹۱۴ء بمقام قادیان) سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"مَیں نہیں جانتا کیوں بچپن ہی سے میری طبیعت میں تبلیغ کا شوق رہا ہے اور تبلیغ سے ایسا اُنس رہا ہے کہ مَیں سمجھ ہی نہیں سکتا۔ مَیں چھوٹی سی عمر میں بھی ایسی دعائیں کرتا تھا اور مجھے ایسی حرص تھی کہ اسلام کا جو کام بھی ہو میرے ہاتھ سے ہو۔ مَیں اپنی اس خواہش کے زمانہ سے واقف نہیں کہ کب سے ہے۔ مَیں جب دیکھتا تھا اپنے اندر اس جوش کو پاتا تھا اور دعائیں کرتا تھا کہ اسلام کا جو کام بھی ہو میرے ہاتھ سے ہو پھر اتنا ہو اتنا ہو کہ قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ ہو جس میں اسلام کی خدمت کرنیوالے میرے شاگرد نہ ہوں۔ مَیں نہیں سمجھتا تھا اور نہیں سمجھتا ہوں کہ یہ جوش اُنس اسلام کی خدمت کا میری فطرت میں کیوں ڈالا گیا۔ ہاں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ یہ جوش بہت پُرانا رہا ہے۔ غرض اس جوش اور خواہش کی بناء پر مَیں نے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ میرے ہاتھ سے تبلیغِ اسلام کا کام ہو۔ اور مَیں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے میری اِن دعاؤں کے جواب میں بڑی بڑی بشارتیں دی ہیں۔ ۔۔۔۔ پس آپ وہ قوم ہیں جس کو خدا نے چُن لیا اور یہ میری دعاؤں کا ایک ثمر ہے جو اُس نے مجھے دکھایا۔ اس کو دیکھ کر مَیں یقین رکھتا ہوں کہ باقی سامان بھی آپ ہی کرے گا اور ان بشارتوں کو عملی رنگ میں دکھا دے گا۔ اور اب مَیں یقین رکھتا ہوں کہ دنیا کو ہدایت میرے ہی ذریعہ ہو گی اور قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ گزرے گا جس میں میرے شاگرد نہ ہوں گے۔ کیونکہ آپ لوگ جو کام کریں گے وہ میرا ہی کام ہو گا۔"

(منصبِ خلافت صفحہ ۱۶-۱۷ طبع اوّل۔ تقریر ۱۲ر اپریل ۱۹۱۴ء)

تدبیر سے متعلق بعض برکات

تدبیر یعنی مادّی و ظاہری اسباب کی فراہمی بھی دعا کا حصہ بلکہ دعا ہی ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پہلو سے متعدد ایسی تجاویز و تدابیر اپنے مبارک عہدِ خلافت میں اختیار فرمائیں جن کے اثرات و نتائج زمان و مکان کی حدبندیوں سے بالا ہیں اور ہمیشہ ایک نئی شان کے ساتھ ظاہر ہوتے رہیں گے اور ایک وقت ایسا آئے گا جبکہ دنیا کا نظام نَو آپ کے بیان فرمودہ اسلامی خطوط اور آپ کی قائم کردہ بنیادوں پر قائم ہو گا اور آپ کی بے مثال اور عدیم النظیر تعمیری، تخلیقی، تعلیمی، تنظیمی اور اخلاقی و روحانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریکات اور مساعی جو نصف صدی سے بھی زیادہ عرصہ پر محیط ہیں اور اپنی ابتدائی صورت میں ایک بیج کی حیثیت رکھتی ہیں جلد یا بدیر ایک ایسے شاندار تناور درخت کی شکل اختیار کر لیں گی جس کے نیچے تمام اقوام عالم بسیرا کریں گی اور دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ محمود کے ظہور کا نظارہ اپنی اکمل و اتم اور اعلیٰ و اصفیٰ صورت میں ظاہر ہو جائے گا۔

حضور رضی اللہ عنہ کی جاری و ساری برکات اور زندہ و تابندہ کارناموں کی فہرست بہت طویل ہے جس کے لئے بلا مبالغہ ایک دفتر بھی ناکافی ہے لہذا اس مختصر مضمون میں تفصیلات سے قطع نظر ان میں سے صرف چند کا نام لکھا جاتا ہے تا احمدیت کے وہ نونہال جنہوں نے نہ تو اس برگزیدہ ہستی کا خدا نما اور مقدس چہرہ ہی دیکھا اور نہ اس صاحبِ شکوہ و عظمت اور مسیحی نفس شخصیت کے علم و معرفت سے لبریز مجالس میں بیٹھنے کا موقعہ ہی انہیں میسر آ سکا ان زندہ برکات کا تصور کر سکیں اور اسلام و احمدیت کے اس عدیم المثال مصلح ربانی اور امام آسمانی کے درجات کی بلندی کے لئے دعائیں کرتے رہیں اور حضور کے ارشادات و فرمودات اور علمی و عملی مقاصد کی تکمیل کے لئے تا ابد سربکف رہیں۔

حضور کی چند زندہ برکات بطور نمونہ ذیل میں عرض کی جاتی ہیں:۔

(۱) حضور کی رقم فرمودہ تفسیر کبیر و تفسیر صغیر جس نے عہدِ حاضر میں قرآنی علوم و معارف کے دریا بہا دیئے ہیں اور عشاقِ قرآن کی راہنمائی کے لئے لاتعداد گوشے بے نقاب کئے ہیں۔

(۲) حضور کا پیدا کردہ ذخیرہ عظیم الشان اسلامی لٹریچر جس سے دنیائے اسلام و احمدیت کا کوئی محقق کسی علمی و اسلامی، اخلاقی و تاریخی موضوع پر قلم اٹھاتے وقت کبھی بے نیاز نہیں ہو سکتا۔

(۳) اخبار "الفضل" جو حضور ہی کے مقدس ہاتھوں سے ۱۹۱۳ء میں جاری ہوا اور جسے احمدیت کی کوثر و تسنیم کی نہر کہنا چاہیئے۔

(۴) صدر انجمن احمدیہ کی مرکزی تنظیم، جس نے دنیا بھر میں نظامِ الوصیت کے قیام کی منزل کو قریب سے قریب تر کر دیا ہے۔

(۵) تحریک جدید۔ تبلیغ اسلام کا شاندار عالمی ادارہ ـــــ جس کی مجاہدانہ سرگرمیوں کو دیکھ کر بیگانے بھی تسلیم کر رہے ہیں کہ اس کے ذریعہ اسلام کا مستقبل تابناک اور روشن نظر آتا ہے۔

(۶) وقفِ جدید کی انقلاب انگیز تحریک جس سے انوارِ قرآنی برصغیر کے چھوٹے اور دُور افتادہ گاؤں اور دیہات تک جا پہنچے ہیں اور اذہان و قلوب کو رفتہ رفتہ منور کر رہے ہیں۔

(۷) لجنہ اماء اللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، انصار اللہ اور ناصرات الاحمدیہ جیسی بین الاقوامی تنظیمیں جو انقلاب اسلامی برپا کرنے والی جماعت کو فولادی قلعہ بنا دینے میں ناقابلِ فراموش کردار ادا کر رہی ہیں۔

(۸) تقویم ہجری شمسی جس نے تاریخ اسلام میں ایک نئے دَور کا آغاز کیا ہے اور عیسائیت اور مغربیت کے ایک قدیم ورثہ کو اسلامی خدمت میں لگا دیا ہے۔

(۹) ایشیا سے امریکہ تک پھیلے ہوئے اسلامی مشن جن پر سورج غروب نہیں ہوتا۔

(۱۰) جامعہ احمدیہ اور عہد خلافت ثانیہ میں قائم شدہ دیگر علمی و جماعتی درسگاہیں جن سے اسلام کی ترقی و اشاعت کی رفتار تیز سے تیز تر ہو رہی ہے اور ہماری وہ نوخیز نسل جس نے آئندہ چل کر دنیا بھر کی قیادت سنبھالنی ہے اور صد سالہ جوبلی کا پرچم لہرانا ہے علم و عمل کی لازوال دولت سے مالا مال ہو رہی ہے۔

(۱۱) ربوہ جیسا عالمی مرکزِ توحید جس کا ذرہ ذرہ حضرت مصلح موعودؓ کی مقبول دعاؤں کا ابدی نشان اور آپ کی عدیم النظیر محنت و کاوش کی دائمی یادگار ہے۔ یہی وہ پاک بستی ہے جس کا افق خلافت کی تجلی گاہ اور پوری دنیا کے لئے مینارۂ نور کا کام دے رہا ہے۔

(۱۲) مجلس مشاورت جس کی نسبت حضرت مصلح موعودؓ نے ایک بار فرمایا:

"اس مجلس کی ممبری بہت بڑی عزت ہے۔ اتنی بڑی عزت ہے کہ اگر بڑے سے بڑے بادشاہ کو ملتی تو وہ بھی اس پر فخر کرتا۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۸ء صفحہ ۱۵)

خلاصۂ کلام

خلاصہ یہ کہ دعا اور تدبیر دونوں جہت سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے فیوض و برکات اور وجود و نشا کا ایک بحرِ بیکراں ہے جو حضور کے وصال کے بعد بھی پوری شان کے ساتھ ٹھاٹھیں مارتا دکھائی دے رہا ہے اور قرآنی وعدہ "وَ اَمَّا مَا یَنۡفَعُ النَّاسَ فَیَمۡکُثُ فِی الۡاَرۡضِ" کے مطابق یہ قطعی اور یقینی بات ہے کہ حضور کے نام اور کام کو بقائے دوام کی آسمانی سند حاصل ہو چکی ہے اور جس وقت حضور کے فیض یافتہ شاگردوں کے اُس تبلیغی اور روحانی جہاد کے نتیجہ میں (جو وہ نظام خلافت کی قیادت میں کر رہے ہیں) ساری دنیا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں تلے جمع ہو جائے گی تو یقیناً ہر قوم اور ہر بادشاہت اور مملکت مہدی معہود کے اُس فرزند موعود اور ملت کے عدیم المثال فدائی کو خراجِ عقیدت ادا کئے بغیر نہیں رہ سکے گی جس کے بابرکت عہد سے اسلام کی روحانی جنگوں کا آغاز ہوا۔ جس کی زندگی کا ایک ایک سانس دینِ محمدؐ کی سربلندی کے لئے گزرا اور جس کی قبر مبارک سے اس وقت یہ آواز آ رہی ہوگی کہ ؎

مٹ جاؤں میں تو اس کی پروا نہیں ہے کچھ بھی
میری فنا سے حاصل گر دین کو بقا ہو
شیطان کی حکومت مٹ جائے اس جہاں سے
حاکم تمام دنیا پہ میرا مصطفیٰؐ ہو

حضرت مصلح موعودؓ کی پیشگوئی

سیدنا حضرت مصلح موعود نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء کے موقع پر نشانِ مصلح موعود کی دائمی اور زندہ برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے حسبِ ذیل الفاظ میں پیشگوئی فرمائی:۔

"خدا نے مجھے اس اعزاز کے لئے کھڑا کیا ہے کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں اور اسلام کے مقابلہ میں دنیا کے باطل ادیان کو ہمیشہ کی شکست دے دوں۔ دنیا زور لگا لے وہ اپنی تمام طاقتوں اور جمعیتوں کو اکٹھا کر لے ... پھر بھی میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں ناکام رہیں گی اور خدا میری دعاؤں اور تدابیر کے سامنے اُن کے تمام منصوبوں اور مکروں اور فریبوں کو ملیا میٹ کر دے گا اور خدا میرے ذریعہ سے میرے شاگردوں اور اتباع کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنے کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے طفیل اور صدقے اسلام کی عزت کو قائم کرے گا اور اُس وقت تک دنیا کو نہیں چھوڑے گا جب تک اسلام پھر اپنی پوری شان کے ساتھ دنیا میں قائم نہ ہو جائے اور جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر دنیا کا زندہ نبی تسلیم نہ کر لیا جائے۔

اے میرے دوستو! میں اپنے لئے کسی عزت کا خواہاں نہیں نہ جب تک خدا تعالیٰ مجھ پر ظاہر کرے کسی مزید عمر کا امیدوار ہوں اور میں کامل یقین رکھتا ہوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی عزت کے قیام میں اور دوبارہ اسلام کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے اور مسیحیت کے کچلنے میں میرے گزشتہ یا آئندہ کاموں کا انشاء اللہ بہت کچھ حصہ ہوگا اور وہ ایڑیاں جو شیطان کا سر کچلیں گی اور مسیحیت کا خاتمہ کریں گی اُن میں سے ایک ایڑی میری بھی ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

میں اس سچائی کو نہایت کھلے طور پر ساری دنیا کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ یہ آواز وہ ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی مشیت ہے۔ یہ سچائی نہیں ٹلے گی، نہیں ٹلے گی اور نہیں ٹلے گی۔ اسلام دنیا میں غالب آ کر رہے گا مسیحیت دنیا میں مغلوب ہو کر رہے گی۔ اب کوئی سہارا نہیں جو عیسائیت کو میرے حملوں سے بچا سکے۔ خدا میرے ہاتھ سے اس کو شکست دے گا اور یا تو میری زندگی میں ہی اس کو اس طرح کچل کر رکھ دے گا کہ وہ سر اُٹھانے کی بھی تاب نہیں رکھے گی اور یا پھر میرے بوئے ہوئے بیج سے وہ درخت پیدا ہوگا جس کے سامنے عیسائیت ایک خشک جھاڑی کی طرح مرجھا کر رہ جائے گی اور دنیا میں چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا انتہائی بلندیوں پر

(باقی ص ۱۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعودؓ اور علمِ قرآن

(سلطان احمد پیر کوٹی)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر "مصلح موعود" کی پیدائش سے متعلق جو عظیم الشان پیشگوئی فرمائی ہے اس میں "مصلح موعود" کی پیدائش کی ایک غرض یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ:۔

"تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔"

اس کے ایک معنے یہ بھی ہیں کہ "مصلح موعود" کو قرآن کریم کا علم دیا جائے گا اور وہ اس خداداد علم کے ذریعہ لوگوں کے سامنے وہ معارف و حقائقِ قرآن بیان کرے گا جو لوگوں کے دلوں میں قرآن کریم کے مرتبہ کو بلند کر کے دکھانے والے ہوں گے۔ وہ خدا تعالیٰ کے قُرب سے مشرف ہوگا اور نصرتِ الٰہی اس کے شاملِ حال ہوگی۔ آئندہ چند سطور میں ایک حد تک اس بات کو واضح کیا جائے گا کہ خدا تعالیٰ کا یہ کلام سیّدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ذاتِ والا برکات میں کس شان سے پورا ہوا اور خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایک درخشندہ ثبوت کو منصۂ شہود پر لانے کا موجب بنا۔

قرآن کریم کا علم رکھنے والے کا بلند مقام

قرآن کریم کے متعلق ارشادِ باری ہے کہ وہ تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہے۔ جس طرح خدا تعالیٰ ہر زمانہ میں اور ہر مخلوق کی ربوبیت کرتا چلا آیا ہے اور کرتا چلا جائے گا اسی طرح قرآن کریم بھی تا قیامت لوگوں کیلئے ہدایت کا موجب اور خدا تعالیٰ کی تمام صفات کا مظہر ہوگا۔ اس کے دقائق و حقائق اور معارف زمانہ کی ضرورت کے مطابق کھلتے چلے جائیں گے۔ پھر قرآن کریم کو تمام کتب اور صحائفِ سماویہ پر یہ امتیاز اور فضیلت حاصل ہے کہ صرف یہی کتاب کلام اللہ ہے۔ دیگر مذاہب کی کتب اپنی موجودہ شکل میں کلام اللہ نہیں کہلا سکتیں اور نہ ان کا کلام اللہ ہونے کا دعویٰ ہے۔ پھر جس طرح خدا تعالیٰ اپنی ذات میں واحد و لاشریک ہے، اس کے علم کے ساتھ کسی انسان کا علم برابر نہیں اسی طرح قرآن کریم بھی بے مثل و بے نظیر ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے کامل و جامع علم سے نکلا ہے۔ وہ تمام حقائق دینیہ کا جامع ہے، وہ ایک بحرِ ذخّار ہے۔ جس طرح سمندر موتیوں اور دیگر قیمتی اشیاء سے بھرا پڑا ہے اسی طرح قرآن کریم کے ہر مقام سے معارف نکلتے ہیں لیکن جس طرح سمندروں سے موتی نکالنے کے لئے ایک ماہر غوّاص اور غوطہ خور کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح اس روحانی سمندر یعنی قرآن کریم کے حقائق معارف بیان کرنے کے لئے بھی ایک ایسے مردِ خدا کی ضرورت ہے جو صاحبِ بصیرت ہو، صاحبِ عرفان ہو۔ صدق سے اسے محبت ہو کیونکہ قرآن کریم صدقِ مجسّم ہے۔ کاذب قرآنی معارف و حقائق سے آگاہ نہیں ہو سکتا۔ پھر قرآن کریم کے حقائق و معارف وہی جان سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی صفات کے رنگ میں رنگین ہو، وہ عظیم قوتِ قدسیہ کا مالک ہو، وہ تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر فائز ہو، کیونکہ قرآن کریم کی پوشیدہ باریکیاں خدائے علیم و برتر کی طرف سے ظاہر ہونیوالے شخص کے سوا کسی اور پر ظاہر نہیں ہوتیں۔ محجوب لوگ قرآن کریم کے دقیق اشارات اور دقائق و اسرار تک نہیں پہنچ سکتے۔

قرآنی تفسیر انسانی طاقتوں سے بالا ہے۔ کوئی شخص چاہے وہ ظاہری اور مادی علوم کا کس قدر عالم بھی ہو لیکن اگر وہ تزکیۂ نفس سے مالا مال نہیں تو اُسے علومِ قرآنیہ سے حصہ نہیں دیا جاتا۔ علمِ قرآن بجز متقی اور دیندار کے کسی دوسرے کو نہیں دیا جاتا۔ خدا تعالیٰ خود قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝ (واقعہ) علومِ قرآنی صرف مطہر لوگوں پر کھلتے ہیں۔ اور مطہر وہ ہوتا ہے جو کسی اندرونی نسبت سے اللہ تعالیٰ کی طرف کھنچا جاتا ہے اور پھر مطہر ہونے کا علم خدا تعالیٰ کے قول و فعل سے ہی ہوتا ہے نہ کہ کسی کے عمل اور لوگوں کے کہنے سے۔ پھر دیکھیں اس شخص کا کس قدر بلند مقام ہوگا جسے خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کا علم سکھایا ہو، اس نے اس پر قرآنی معارف و حقائق اور دقائق و اسرار کھولے ہوں۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ فرماتا ہے کہ:۔

"میں جس کو حقیقی پاکیزگی بخشتا ہوں اس پر قرآنی علوم کے چشمے کھولتا ہوں اور نیز فرماتا ہے کہ جس کو چاہتا ہوں علم قرآن دیتا ہوں۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص۳۶۲)

"یقیناً قرآن کریم عجیب اسرار، دقائق اور لطائف سے بھرا ہوا ہے لیکن ان اسرار، دقائق اور معارف کو سوائے پاکیزہ لوگوں کے کوئی حاصل نہیں کر سکتا۔ ان کے اسرار کو وہی مستنبط کر سکتا ہے اور اس کے معانی کی گہرائیوں پر وہی مطلع ہو سکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ کے رنگ سے ایک حصہ نصیب ہوا ہو۔"

(التبلیغ ص۹)

حضرت مصلح موعودؓ کا دعویٰ علمِ قرآن

کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہمیں یہ بات تسلیم ہے کہ قرآن کریم کا حقیقی علم رکھنے والا بلند روحانی مقام کا حامل ہوتا ہے، وہ تقویٰ اور صدق میں اعلیٰ مقام پر فائز ہوتا ہے، وہ مقرب الٰہی اور عظیم قوتِ قدسیہ کا مالک ہوتا ہے مگر ہمیں یہ بھی تو بتائیں کہ جس شخص نے اپنے آپ کو "مصلح موعود" کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے اس نے قرآنی علوم میں مہارت کا دعویٰ بھی کیا ہے یا نہیں؟ اگر اس نے قرآنی علوم میں مہارت کا دعویٰ ہی نہیں کیا تو اس کی ذات کے متعلق یہ بیان کرنا کہ وہ لوگوں پر کلام اللہ کا بلند مرتبہ ظاہر کرنے والا ہے درست نہیں ہوگا یہ تو مدعی سست اور گواہ چست والی بات ہوگی۔ ہم اس کے جواب میں کہیں گے کہ ہم یہ بات اپنے پاس سے نہیں کہہ رہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں "مصلح موعود" کو قرآن کریم کا علم دونگا اور جو شخص "مصلح موعود" کی پیشگوئی کا مصداق قرار پایا ہے وہ اس بات کا دعویٰ بآوازِ بلند کر رہا ہے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کے حقیقی علم سے نوازا ہے۔ چنانچہ جب ہم حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تحریرات، خطبات و تقاریر اور ملفوظات کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے باون سالہ دورِ خلافت میں اس امر کا دعویٰ فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم مجھے خدا نے خود سمجھایا ہے۔"

(الفضل ۱۴؍دسمبر ۱۹۳۳ء ص۸)

"میرا دعویٰ ہے کہ مجھے قرآن آتا ہے اور کوئی فلاسفر، کوئی سائیکالوجسٹ، کوئی سائنسدان، غرضیکہ کسی علم کا ماہر آئے اور اپنے علم کے رُو سے اسلام پر اعتراض کرے اگر میں اُسی کے علم سے اس کا رد نہ کر دوں تو جھوٹا ۔۔۔۔۔ میں ہندوستان بھی سب جگہ گیا ہوں اور یورپ بھی گیا ہوں اور ہر قسم کے علوم جاننے والوں سے گفتگوئیں ہوئی ہیں جن میں بڑے بڑے فلسفہ دان، سائنسدان، سپر چولزم کے ماہر تھے مگر سب کو قرآن کے ذریعہ خاموش کر دیا۔"

(الفضل ۱۵؍دسمبر ۱۹۳۳ء ص۱)

"میرا یہ دعویٰ ہے کہ مجھے قرآن کریم آتا ہے جو چاہے میرے اس دعویٰ کو پرکھ لے۔ میں نے کبھی کسی سے یہ نہیں کہا کہ مجھے فلسفہ خوب آتا ہے مجھ سے پڑھ لو یا حساب بہت آتا ہے مجھ سے پڑھ لو ۔۔۔۔۔ میرے قرآن کریم کے سوا کسی علم میں ماہر نہ ہونے کو کوئی اگر جہالت قرار دیتا ہے تو بڑے شوق سے دے میرے لئے اس میں ہتک کی کوئی بات نہیں۔"

(الفضل ۲۳؍مارچ ۱۹۴۴ء ص۸)

آپ نے اپنی زندگی میں بارہا یہی اوائل عمر کی ایک رؤیا سنائی اور بتایا کہ خواب میں مجھ پر ایک فرشتہ ظاہر ہوا اور اس نے مجھے سورۃ فاتحہ کی تفسیر سکھائی۔ ۱۹۴۴ء میں ایک موقع پر آپ نے اس رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اس رؤیا کے زمانہ سے لیکر آج تک کبھی میں نے قرآن کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہاتھ نہیں لگایا کہ نئے علوم مجھ پر نہ کھلے ہوں۔ اور جب بھی میں نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر بیان کی نئے رنگ میں کی ہے۔ میرے خطبات پڑھ کر دیکھ لو اس وقت تک میں تین سَو سے زیادہ تفاسیر اس کی بیان کر چکا ہوں اور ابھی یہ خزانہ ختم نہیں ہوا۔ یہی حال سارے قرآن کا ہے۔"

(الفضل یکم فروری ۱۹۳۴ء ص۵)

ایک موقعہ پر آپ یہ بیان فرما رہے تھے کہ قرآن کریم کی تفسیر انسانی ہاتھوں سے بالا ہے قرآنی مطالب پر کوئی شخص باوجود پوری کوشش کے حاوی نہیں ہو سکتا اس کے بعد آپ نے بتایا کہ :-

"قرآن کریم کی کوئی آیت ایسی نہیں جس کے مطالب کے متعلق کوئی شخص کہہ سکے کہ میں نے اس کے سارے مضامین کو سمجھ لیا ہے۔ اس کا تجربہ کر کے کوئی شخص دیکھ لے۔ وہ قرآن مجید کی کوئی آسان سے آسان آیت میرے سامنے رکھ کر بتائے کہ اس کے یہ معنے ہیں پھر وہ خود دیکھ سکتا ہے کہ اس وقت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کی غلطی اس پر ثابت کر سکتا اور اس آیت کے دوسرے مطالب پیش کر سکتا ہوں۔"

(الفضل ۲۹ر دسمبر ۱۹۳۵ء ص۳)

۲۸ر دسمبر ۱۹۴۵ء کو جلسہ سالانہ کے موقع پر آپ نے فرمایا :-

"خدا نے اپنے فضل سے فرشتوں کو میری تعلیم کے لئے بھجوایا اور مجھے قرآن کے اُن مطالب سے آگاہ فرمایا جو کسی انسان کے واہمہ اور گمان میں بھی نہیں آ سکتے تھے .... خدا نے مجھے علم قرآن بخشا ہے اور اس زمانہ میں اُس نے قرآن سکھانے کے لئے مجھے دُنیا کا استاد مقرر کیا ہے۔"

(الموعود صفحہ ۲۱۰-۲۱۱)

حضرت مصلح موعودؓ کی طرف سے تفسیر القرآن میں مقابلہ کی دعوت

مخالف اور معترض یہ کہہ سکتا ہے کہ ہم نے مانا کہ پیشگوئی کے الفاظ میں "مصلح موعود" کی پیدائش کی ایک غرض یہ بتائی گئی ہے کہ :-

"تا .... کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔"

اور اس کے ایک معنے یہ بھی ہیں کہ مصلح موعود کو قرآن کریم کا علم عطا کیا جائے گا۔ پھر "مصلح موعود" کی پیشگوئی کا مصداق کہلانے والے نے علم قرآن کا دعویٰ بھی کیا ہے؟ مگر صرف دعویٰ تو قابل تسلیم نہیں ہوا کرتا۔ اس دعویٰ کی آزمائش کی ضرورت ہوتی ہے، اسے امتحان کی کسوٹی پر پرکھنے کی ضرورت ہوتی ہے اور آزمائش اور امتحان کا صحیح ذریعہ مقابلہ ہے۔ کیونکہ علم کی پہچان تبھی ہوتی ہے جب جہالت موجود ہو اور روشنی تبھی شناخت کی جا سکتی ہے جب اندھیرے کا وجود پایا جائے۔ ہم بھی یہ بات مانتے ہیں لیکن جب ہم حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی باون سالہ خلافت کے دَور پر نظر دوڑاتے ہیں تو یہ امر ہم پر واضح ہوتا ہے کہ حضور پُر نور نے اس دَور کے ہر حصہ میں اپنے ہم عصر علماء، فضلاء اور ماہرین علوم ظاہری کو تفسیر القرآن کے مقابلہ کے لئے بلایا مگر کوئی شخص ایسا نہیں ملتا جس نے میدانِ عمل میں قدم رکھا ہو۔ کوئی شخص بھی تو آپ کے مقابلہ پر نہیں آیا اور یہ امر اس بات کا ثبوت تھا کہ آپ اپنے اس دعویٰ میں سچے ہیں کہ اس زمانہ میں قرآن کریم کا حقیقی علم صرف آپ کو دیا گیا ہے۔ سنہ ۱۹۳۰ء میں آپ نے قرآن کریم کی تفسیر میں مقابلہ کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا :-

"میں نے کئی بار چیلنج دیا ہے کہ قرعہ ڈال کر کوئی مقام نکال لو اگر یہ نہیں تو جس مقام پر تم کو زیادہ عبور ہو بلکہ یہاں تک کہ تم ایک مقام پر جتنا عرصہ چاہو غور کر لو اور مجھے وہ نہ بتاؤ۔ پھر میرے مقابل پر آ کر اس کی تفسیر لکھو۔ دُنیا فوراً دیکھ لے گی کہ علوم کے دروازے مجھ پر کھلتے ہیں یا اُن پر۔ مگر کسی کو جرأت نہیں ہوتی کہ سامنے آئے۔"

(الفضل ۷ر مارچ ۱۹۳۰ء
۳۱ر جنوری ۱۹۳۰ء ص۳)

چار سال بعد پھر آپ نے فرمایا :-

"کیا دنیوی علوم کا کوئی بڑے سے بڑا ماہر ہے۔ جو قرآن کریم میں میرا مقابلہ کر سکے۔ کوئی بڑے سے بڑا فلسفی، منطقی، سائیکالوجسٹ یا کسی اور شعبہ علم کا ماہر میرے سامنے آئے اور قرآن پر کوئی اعتراض کرے اور دیکھے کہ میں اس علم کے ذریعہ اس کے اعتراض کو رد کرتا ہوں یا نہیں۔ علماء آئیں اور میرے مقابل پر تفسیر لکھیں۔ مگر میں جانتا ہوں خدا کے فضل سے کسی کے اندر اتنی طاقت نہیں۔"

(الفضل یکم فروری ۱۹۳۴ء ص۶)

اسی طرح ۸ر اپریل ۱۹۳۶ء کو لائل پور میں فرمایا :-

"میں نے بارہا دنیا کو چیلنج کیا ہے کہ معارفِ قرآن میرے مقابلہ میں لکھو حالانکہ میں کوئی مامور نہیں ہوں مگر کوئی اس بات کے لئے تیار نہیں ہوا..... میرا دعویٰ تو یہ ہے کہ نئے معارف بیان کروں گا۔" (تبلیغ حق)

۱۹۴۴ء میں آپ نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر یہ اعلان فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی بابت "مصلح موعود" کا مصداق میں ہوں۔ اس سلسلہ میں قادیان کے علاوہ لاہور، ہوشیارپور اور دہلی کے مقامات پر پبلک جلسوں میں اپنے اس دعویٰ کا اعلان فرمایا۔ دہلی کے جلسۂ عام میں آپ نے یہ فرمایا کہ :-

"میں جسے خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے تمام .... کو چیلنج دیتا ہوں کہ میرے مقابلے میں قرآن کریم کے کسی مقام کی تفسیر لکھیں اور جتنے لوگوں سے اور جتنی تفسیروں سے چاہیں مدد لیں مگر خدا کے فضل سے پھر بھی مجھے فتح حاصل ہوگی۔"

(الفضل ۲۳ر اپریل ۱۹۴۴ء)

۲۸ر دسمبر ۱۹۴۴ء کو جلسہ سالانہ میں تقریر کرتے ہوئے بھی آپ نے اس چیلنج کو دُہرایا کہ :-

"میں ساری دنیا کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر اس دنیا کے پردہ پر کوئی شخص ایسا ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے قرآن سکھایا گیا ہے تو میں ہر وقت اس سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن میں جانتا ہوں آج دنیا کے پردہ پر سوائے میرے اور کوئی شخص نہیں جسے خدا کی طرف سے قرآن کریم کا علم عطا فرمایا گیا ہو۔"

(الموعود صفحہ ۲۱۰-۲۱۱)

۱۹۴۵ء میں آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار فرمایا کہ میں نے بار بار اس بات کا چیلنج دیا ہے کہ کوئی شخص میرے مقابلہ پر تفسیر القرآن لکھنے کے لئے آئے مگر کوئی شخص بھی میرے مقابلہ کے لئے سامنے نہیں آتا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا :-

"ہمیں افسوس ہے کہ کوئی شخص مقابلہ میں نہیں آیا مگر آئے گا تو اللہ تعالیٰ کا نشان دنیا پر ظاہر ہو جائے گا۔"

(الفضل ۸ر جون ۱۹۴۵ء ص۲)

آپ کی بیان فرمودہ بے نظیر تفسیر القرآن

آپ نے علم قرآن کا صرف دعویٰ ہی نہیں کیا اور دوسروں کو علم قرآن کے مقابلہ کے لئے بلایا ہی نہیں بلکہ ساری عمر آپ قرآن کریم کے معارف و حقائق اور اسرار و دقائق کے موتی بکھیرتے رہے۔ درس القرآن کی باقاعدہ مجالس قائم کر کے تشنہ رُوحوں کو قرآن کریم کے زندگی بخش پانی سے سیراب کیا۔ آپ کی ایک سَو سے زائد کتب اور اخبارات سلسلہ کے ہزاروں صفحات پر پھیلے ہوئے خطبات، ملفوظات، تقاریر اور تحریرات کے اکثر حصے قرآن کریم کی تفسیر پر مشتمل ہیں۔ آپ کی تحریر فرمودہ تفسیر القرآن جو قرآن کریم کے ایک بڑے حصہ پر مشتمل ہے "تفسیر کبیر" کے نام سے گیارہ جلدوں میں شائع شدہ موجود ہے۔ یہ تفسیر بھی ہزاروں صفحات پر مشتمل ہے۔ عمر کے آخری حصہ میں آپ نے قرآن کریم کا ایک نہایت ہی قابل قدر اور با محاورہ اردو ترجمہ مع مختصر تفسیر شائع فرمایا جس کے اب تک کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور اپنوں اور غیروں میں بہت مقبول ہے۔

تفسیر کبیر کے ذریعہ کلام اللہ کا مرتبہ اس شان سے ظاہر ہوا کہ اس زمانہ میں اس کی نظیر تلاش کرنا مشکل ہے۔ یہ تفسیر بے نظیر اور بے مثال ہے۔ اس میں قرآن کریم کے خوبصورت چہرہ کو صحیح صورت میں دنیا کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ اس میں قرآن کریم کے تسلسل، مربوط ترتیب اور مضامین اور معانی کی ہم آہنگی کو مدلل اور بہترین طور پر ثابت کیا گیا ہے۔ قرآن کریم کی یہ تفسیر زبان عربی کی مشہور لغات کی روشنی میں کی گئی ہے۔ اسلام اور قرآن پر ہونے والے مستشرقین کے اعتراضات کا مسکت اور مدلل جواب دیا گیا ہے۔ اس زمانہ میں پوری ہونے والی صدہا پیشگوئیوں اور ان کے پورا ہونے پر روشنی ڈالی کہ قرآن کریم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو زندہ کتاب ثابت کیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ اس نظریہ کی صداقت کو منوایا ہے کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام اور سائنس خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔

تفسیر کبیر کی ایک جلد کا مطالعہ کرنے کے بعد اردو کے مایہ ناز محقق اور نقاد جناب نیاز فتحپوری مدیر "نگار" نے تحریر فرمایا:۔

"اس میں شک نہیں کہ مطالعہ قرآن کا ایک بالکل نیا زاویہ فکر آپ نے پیدا کیا ہے اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے پہلی تفسیر ہے جس میں عقل و نقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔"

(ملاحظات نیاز فتحپوری صفحہ ۱۲۵)

آپ کی وفات پر مولانا عبدالماجد دریابادی مرحوم نے جو "صدق جدید" لکھنؤ کے مدیر شہیر اور بلند پایہ مصنف و عالم ہونے کے علاوہ مفسر قرآن بھی تھے۔ تحریر فرمایا تھا:۔

"قرآن و علوم قرآن کی عالمگیر اشاعت اور اسلام کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوششیں انہوں نے سرگرمی اور اولوالعزمی سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں ان کا صلہ اللہ تعالیٰ انہیں عطا فرمائے ..... علمی حقیقت سے حقائق و معارف کی جو تشریح تبیین اور ترجمانی وہ کر گئے ہیں اس کا بھی ایک بلند و ممتاز مرتبہ ہے۔" (اخبار صدق جدید لکھنؤ ۱۸ نومبر ۱۹۶۵ء)

غیروں کا اعتراف

آپ کے علم قرآن کا اعتراف آپ کے اشد ترین مخالفوں نے بھی کیا۔ چنانچہ مولانا ظفر علی خاں ایڈیٹر زمیندار نے احرار کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا:۔

"کان کھول کے سن لو تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے اور قرآن کا علم ہے۔ تمہارے پاس کیا دھرا ہے۔ تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا۔"

("ایک خوفناک سازش" مصنفہ مولانا مظہر علی اظہر صفحہ ۱۹۶)

خلاصۂ کلام

مندرجہ بالا سطور میں باختصار یہ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مصلح موعود کے متعلق یہ بتایا گیا تھا کہ ان کی پیدائش اور ظہور سے کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے دعویٰ فرمایا کہ مصلح موعود میں ہوں۔ آپ نے یہ دعویٰ بھی فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا علم عطا کیا ہے۔ آپ نے اپنے ہم عصر علماء، فضلاء اور ماہرین علوم جدیدہ و قدیمہ کو اپنے مقابلہ میں قرآنی معارف بیان کرنے کے لئے بلایا مگر آپ کے ۵۲ سالہ دور خلافت میں کوئی شخص آپ کے مقابلہ پر نہ آیا۔ آپ نے خود تفسیر القرآن تحریراً اور تقریراً بیان فرمائی جس کے بلند مرتبہ اور بے نظیر و بے مثال ہونے کا غیروں نے بھی اعتراف کیا۔ آپ کے علم قرآن کے آپ کے اشد ترین مخالف بھی معترف تھے۔ ان سب امور سے واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ہی پیشگوئی مصلح موعود کے اصل اور حقیقی مصداق تھے۔ آپ کی ذات بابرکات میں "مصلح موعود" کی پیدائش کی یہ غرض بھی کہ "تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو" بڑی شان سے پوری ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہزاروں ہزار رحمتیں اور بے حد و حساب فضل فرمائے اس بابرکت وجود پر جس کی زندگی کا ہر لمحہ اسلام کی سربلندی اور علوم و معارف قرآنیہ بیان کرنے کے لئے وقف تھا۔

اللّٰھم آمین

ہے جس کا نام "مصلح موعودؓ" وہی ہے

جس کی ہے پیشگوئی وہ محمود یہی ہے
وہ لختِ قلبِ مہدیٔ مسعود یہی ہے

شہرت سے جس کی چمکی ہے ہر دیس کی فضا
جو نور بن کے آیا ہے مولود یہی ہے

ہے جس کے ساتھ فضل ہے جو صاحبِ شکوہ
ہے جو تضرعات کا مقصود یہی ہے

جو ہے علومِ ظاہری و باطنی سے پُر
حاسد ہیں جس کے شیرہ محسود یہی ہے

تنویر جو درخشاں ہے اسلام کا نشاں
ہے جس کا نام "مصلح موعودؓ" یہی ہے

(روشن دین تنویر مرحوم)

مصلح موعودؓ کی پہچان

ہمنشیں پہچان تو اُس مردِ حق آگاہ کو
خاص نسبت جس کی پیدائش سے ہے اِس ماہ کو

عالمِ رؤیا میں اِک دیوارِ مسجد پر لکھا
نام پیدائش سے پہلے کس کا دکھلایا گیا

طالبِ ارشاد ہے تو منصفی سے کام لے
کر گیا ہے تین کو جو چار اُس کا نام لے

بار بار آئی فلک سے کس کی آمد کی خبر
کون تھا وہ رُوحِ حق نورِ خدا رشکِ قمر

کس کی آمد کی بشارت دے گئے خیرالبشرؐ
نام کس کا وحیٔ ربانی میں ہے فضلِ عمر

کون تھا وہ حُسن و احساں میں مسیحا کا مثیل
سیّدہ نصرت جہاں بیگمؓ کا فرزندِ جلیل

کس سے دنیا کی سبھی قوموں نے پالیں برکتیں
رحمتِ عالمؐ کے انوار و فیوض اور رحمتیں

کس کے انفاسِ مسیحائی میں تھا ایسا اثر
ہو گئے مُردے کئی صدیوں کے زندہ سر بسر

کون تھا وہ مصلحِ موعود وہ پسرِ عظیم
جس پہ ہر لحظہ رہا ظلِ خداوند کریم

کس کے دورِ خسروی میں مذہبِ اسلام کا
واقفینِ زندگی نے ہر طرف چرچا کیا

سب کناروں تک زمیں کے کون شہرت پا گیا
پرچمِ تبلیغِ دیں ہر مُلک پر لہرا گیا

دَور میں کس کے ہوا محکم خلافت کا نظام
مانتی ہیں کس کو اقوامِ جہاں اپنا امام

قلبِ یورپ میں مساجد کس نے بنوائیں نئی
ہے خدا کی روز و شب جن میں عبادت ہو رہی

رستگاریٔ اسیرانِ ضلالت کس نے کی
دُور افریقہ سے ظلمت اور جہالت کس نے کی

ظاہری و باطنی بخشے گئے کس کو علوم
کس کی تفسیروں کی ہے اب مچ رہی دُنیا میں دھوم

کس کی گزری زندگی سب خدمتِ اسلام میں
غلبۂ دیں کے لئے دن رات پیہم کام میں

کس نے سب اہلِ مذاہب کو کہا للکار کر
"آؤ پرکھیں گامزن ہے کون حق و صدق پر"

کس کے صدقِ حق نے اِک صحرا کو جل تھل کر دیا
قومِ احمدؐ کے لئے جنگل میں منگل کر دیا

غور کر اے طالبِ حق و صداقت غور کر
تا اُٹھائے تو نہ عقبیٰ میں ندامت غور کر

محمد صدیق امرتسری ایم۔ اے
سابق مبلغ مغربی افریقہ و فجی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نُور آتا ہے نُور

مکرم نعیم احمد صاحب قمر متعلم درجہ خامسہ جامعہ احمدیہ ربوہ

آج سے قریباً ایک صدی قبل جب انسانیت ضلالت و گمراہی کی ظلمات میں بھٹک رہی تھی اور اس اللہ سے جو نُور السّمٰوٰت وَالْاَرْضِ ہے کوسوں دور نورِ علم و عرفان سے محروم جہالت کی تاریکی میں ٹھوکریں کھا رہی تھی۔ جب نورِ ایمان و اسلام دنیا سے اُٹھ چکا تھا۔ نورِ قرآن مہجور ہو چکا تھا اور جب دنیا نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے منہ موڑنے کے نتیجہ میں انواع و اقسام کی ظلمات میں مستور تھی۔

ان ظلمات کو دور کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو آسمانی نور دے کر بھیجا اور اپنے الہام میں اس سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا ——— "تو جہاں کا نور ہے" چنانچہ دنیا پر مسلط ہر قسم کی ظلمات کو اٹھانے کے لئے وہ جہان کا نور دنیا میں ظاہر ہوا اور اس نے اعلان کیا کہ ؎

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

اس نے کہا ———:

"اس تاریکی کے زمانہ کا نور میں ہوں۔ جو شخص میری پیروی کرتا ہے وہ ان گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے گا جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے۔"

(مسیح ہندوستان میں)

حضرت مسیح علیہ السلام نے خدائے عزوجل سے تائید حاصل کرنے کے لئے اور اس کام میں اس کی مدد و نصرت چاہتے ہوئے رحمت کا ایک نشان مانگا۔ سو اللہ تعالیٰ نے آپ کی اشاعتِ انوارِ الٰہی کی اس شدید خواہش کو قدر کی نگاہ سے دیکھا آپ کی متضرعانہ دعاؤں کو سنا اور اپنے پاک کلام میں آپ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔۔۔۔

دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔۔۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

حضور نے اس عظیم الشان بشارت کا ذکر اپنی نظم میں بایں الفاظ فرمایا :- ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

چنانچہ پیشگوئی کے عین مطابق ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو "نور آتا ہے نور" کا مصداق وہ موعود لڑکا پیدا ہوا جسے خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا تھا۔ جو خود بھی نور تھا اور اس زمانہ کے نور حضرت مسیح موعودؑ سے جسمانی و روحانی ہر دو لحاظ سے تعلق ہونے کی وجہ سے "نورٌ علیٰ نور" کا مصداق تھا۔ جو زندہ رہنے والا اسلام کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچانے والا اور رسول کریمؐ کی شان اور آپ کی عظمت کو بلند کرنے والا تھا۔

نور آتا ہے نور کے الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذاتی کمالات و استعدادات۔ آپ کی پاک اور نورانی فطرت اور عظیم الشان مقام کی طرف بھی اشارہ فرمایا ہے اور یہ الہامی الفاظ اس محاورہ قرآنی کے عین مطابق ہیں جو سورۃ نور میں فرمایا

یَکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ
وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ
نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ۔ (النور)

یعنی قریب ہے کہ اس کا تیل خواہ اسے آگ نہ بھی چھوتی ہو بھڑک اٹھے۔ یہ دو چراغ بہت سے نوروں کا مجموعہ معلوم ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی تصنیف لطیف براہین احمدیہ میں نورٌ علیٰ نور کی تشریح و تفسیر فرمایا:-

"نور فائض ہوا نور پر یعنی جبکہ وجود مبارک حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم میں کئی نور جمع تھے سو ان نوروں پر ایک اور نور جو وحی الٰہی ہے وارد ہو گیا۔۔۔۔۔ پس اس میں یہ اشارہ فرمایا کہ نورِ وحی کے نازل ہونے کا یہی فلسفہ ہے کہ وہ نور پر ہی وارد ہوتا ہے تاریکی پر وارد نہیں ہوتا کیونکہ فیضان کیلئے مناسبت شرط ہے اور تاریکی کو نور سے کچھ مناسبت نہیں بلکہ نور کو نور سے مناسبت ہے اور حکیم مطلق بغیر رعایت مناسبت کوئی کام نہیں کرتا ایسا ہی فیضان نور میں بھی اس کا یہی قانون ہے کہ جس کے پاس کچھ نور ہے اسکو اور نور بھی دیا جاتا ہے اور جس کے پاس کچھ نہیں اسکو کچھ نہیں دیا جاتا۔ جو شخص آنکھ کا نور رکھتا ہے وہی آفتاب کا نور پاتا ہے اور جس کے پاس آنکھوں کا نور نہیں وہ آفتاب کے نور سے بھی بے بہرہ رہتا ہے اور جس کو فطرتی نور کم ملا ہے اسکو دوسرا نور بھی کم ملتا ہے اور جسکو فطرتی نور زیادہ ملا ہے اسکو دوسرا نور بھی زیادہ ہی ملتا ہے۔۔۔ پس ان تحقیقات سے ثابت ہے کہ جب تک نورِ قلب و نورِ عقل کسی انسان میں کامل درجے پر نہ پائے جائیں تب تک وہ نورِ وحی ہرگز نہیں پاتا۔"

(براہین احمدیہ حصہ دوم)

مندرجہ بالا آیت قرآنی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر اور پیشگوئی مصلح موعودؓ کے الفاظ "نور آتا ہے نور" کی روشنی میں حضرت المصلح الموعودؓ کا عالی مقام اور بھی نمایاں ہو جاتا ہے۔

مامور زمانہ حضرت مہدی علیہ السلام نے قرآنی انوار کو دنیا بھر میں پھیلانے کے لئے اور نورِ اسلام کو ساری دنیا پر غالب کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد و نصرت چاہی تھی اور اس سے رحمت کا ایک نشان مانگا تھا۔ سو اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ رحمت کا نشان عطا کرتے ہوئے اور اشاعتِ انوارِ الٰہیہ کے لئے آپ کے اس اضطراب اور بے چینی کو دیکھ کر آپ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔ نور آتا ہے نور۔ اے میرے بندے! تجھے گھبرانے اور فکر کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم نے یہ ارادہ کر رکھا ہے کہ اب نورِ توحید ساری دنیا پر غالب آئے۔ پس ہم تیری ذات و نسل میں سے کئی نورانی وجود کھڑے کریں گے جو اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں گے ہم نور پر نور ظاہر کرتے چلے جائیں گے حتیٰ کہ دنیا اپنی آنکھوں سے "اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا" کا نظارہ دیکھ لے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث بھی اس کی تائید کرتی ہے جو فرمایا۔ لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل او رجال من ابناء فارس۔ کہ اگر نورِ ایمان دنیا سے اُٹھ جائے اور دنیا ظلمات میں گھر جائے تو بھی ابنائے فارس میں سے کچھ ایسے وجود کھڑے ہوں گے جو الٰہی تائید سے ثریا سے ایمان کو واپس لائیں گے اور اس نور کے ذریعہ سے کفر و الحاد کی ظلمات کافور ہوں گی۔

چنانچہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو جب حضرت مہدی علیہ السلام کی وفات ہوئی اور وہ نور ظاہری طور پر ہماری نظروں سے اوجھل ہو گیا اور جماعت مادی لحاظ سے کچھ عرصہ کے لئے تاریکی میں چلی گئی۔ شدید بے چینی و اضطراب کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ کچھ سمجھائی نہ دیتا تھا کہ اب کیا ہوگا؟ تب وعدہ رحمت کے عین مطابق حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ذریعہ نورِ خلافت دنیا میں ظاہر ہوا اور آپ کے ذریعہ سے وہ خوف جو عارضی ظلمات کے نتیجہ میں پیدا ہوا تھا۔ جاتا رہا۔ [illegible] خوف کو تاریکی سے خاص مناسبت ہے۔ اور انسان اندھیرے میں ہی خوف محسوس کرتا ہے۔ جو نور اور روشنی میں ہو اسے کاہے کا خوف۔ پھر جب حضرت خلیفہ اولؓ نے وفات پائی تو جماعت ایک دفعہ پھر مادی طور پر تاریکی میں بھی گھر گئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ادھر جماعت میں ایسے رخنے پیدا ہوگئے
تھے جن کی وجہ سے اس تاریکی میں اور بھی
اضافہ بھی ہوا۔ مگر اس موقعہ پر بھی "نور
آتا ہے نور" کا الہام بڑی شان کے ساتھ
پورا ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی
رضی اللہ عنہ کے نور کے نتیجہ میں یہ تاریکیاں بھی چھٹ
گئیں۔ اور حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کی وفات
کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ذریعہ جماعت
مومنین صالحین نے انوارِ خلافت سے
فیض حاصل کیا کیونکہ اس نے اپنی کتاب
میں مومنین صالحین سے یہ وعدہ فرمایا
تھا کہ جب بھی ان پر خوف و حزن کی حالت
آئے گی وہ ان کے سینوں کو نورِ خلافت
سے منور کر کے ہر قسم کی ظلمات سے
پاک کر دے گا اور ان کے خوف کے
حالات کو امن سے بدل دیگا۔ جیسا کہ
فرمایا:-

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ
فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ
الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَ
لَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ
الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ
وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ
خَوْفِھِمْ اَمْنًا ط
(النور: ۵۶)

اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں
اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے
وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ
بنا دے گا۔ جس طرح ان سے پہلے
لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا۔ اور جو دین
اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ
ان کے لئے اسے مضبوطی سے قائم
کر دے گا اور ان کے خوف کی حالت
کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت
تبدیل کر دے گا۔

چنانچہ ہم نے دیکھا کہ خلافت اولیٰ
سے لے کر اب تک جماعت کو کئی کٹھن
مراحل میں سے گذرنا پڑا ایسے متعدد مصائب
و شدائد کا سامنا کرنا پڑا اور کئی دفعہ طوفان
کے بادل چھائے مگر خدا نے اس نور کے
ذریعہ سے جماعت کو ہر قسم کے پریشان کن
حالات سے نجات دی۔ غم کے بادل
چھٹ گئے اور نورِ خلافت دلوں کی
تاریکی دور کر کے سینوں کو منور کرتا رہا
۔ غرضیکہ وہی نور جو مسیح موعود علیہ
السلام کو دیا گیا تھا اس کا ظہور کبھی نور الدین رضی اللہ عنہ
کی صورت میں ہوا اور کبھی مصلح موعود کی
صورت میں۔ اور آج وہی نور سیدنا
و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات انور
کی صورت میں دنیا بھر میں اپنی روشنی
اور چمک دکھلا رہا ہے۔ اور "نور آتا
ہے نور" کے الفاظ میں جو نشان رحمت
حضرت مہدی علیہ السلام کو دیا گیا
تھا۔ ہم آج بھی اس نور کے جلووں
کا مشاہدہ کرتے اور اس کے نتیجہ
میں ظلمات کو کافور ہوتا دیکھتے ہیں
اور ہماری دعا ہے کہ ؏
"بڑھتا رہے یہ نورِ خلافت خدا کرے"

" نور کی مزید تشریح اور وضاحت
لئے جب ہم قرآن مجید کو دیکھتے ہیں تو
معلوم ہوتا ہے کہ نور سے مراد تین
وجود ہیں:

اول: اللہ کی ذات جیسے فرمایا:-

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ - (النور)

اللہ نور ہے آسمانوں کا بھی اور زمین
کا بھی ۔۔۔ اس میں کسے شک ہو سکتا
ہے کہ اس عالم کی ہر شے میں اسی کے
نور کا ظہور ہے۔

وللہ در القائل ــــ

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

ادھر جب ہم پیشگوئی مصلح موعود کو دیکھتے
ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے
مصلح موعود کی آمد کو اپنی آمد۔ آپ
کے نزول کو اپنا نزول اور آپ کے ظہور
کو اپنا ظہور قرار دیا ہے کیونکہ آپ کے
ذریعہ سے نورِ توحید کا غلبہ اور جلال
الٰہی کا ظہور مقصود تھا۔ چنانچہ فرمایا:

مظہر الاول والآخر مظہر الحق
والعلاء کان اللہ نزل
من السماء جس کا نزول
بہت مبارک اور جلالِ الٰہی
کے ظہور کا موجب ہوگا۔"
(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

دوسرے خود قرآن مجید کو بھی نور کا نام
دیا گیا ہے۔ جیسے فرمایا:-

"یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمْ
بُرْھَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَاَنْزَلْنَآ
اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا
(نساء: ۱۷۵)

اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی
طرف سے ایک دلیل آچکی ہے اور ہم
نے تمہاری طرف (ہدایت) روشن نور
اتارا ہے۔

دوسری جگہ فرمایا:-

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ
وَالنُّوْرِ الَّذِیْۤ اَنْزَلْنَا
(التغابن ۹)

پس (تم) اللہ پر اور اس کے رسول
پر اور اس نور پر جو ہم نے اتارا ہے
ایمان لاؤ ــــ اور مامور زمانہ نے
فرمایا:- ــــ

نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

از نور پاک قرآں صبح صفا دمیدہ
بر غنچہ ہائے دلہا بادِ صبا وزیدہ
ایں روشنی و لمعاں شمس الضحیٰ ندارد
وایں دلبری و خوبی کس در قمر ندیدہ

قرآن مجید کلام اللہ ہے اور مصلح موعود
کو اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی میں کلمۃ اللہ
قرار دیا اور آپ کے نزول کی غرض بیان
کرتے ہوئے فرمایا ــــ

"تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ
کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق
اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور
باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے"

پھر علم بھی اک نور ہے اور جیسا کہ
کسی نے کہا ہے

اِنَّ الْعِلْمَ نُوْرٌ مِّنَ اللّٰہِ
وَنُوْرُ اللّٰہِ لَا یُعْطٰی لِعَاصِی

کہ علم اللہ کی طرف سے ایک نور ہے
اور اللہ کا نور گنہگار کو نہیں دیا جاتا
پس قرآن مجید سر چشمہ علوم
ہونے کی وجہ سے منبع انوار ہوا اور
اللہ تعالیٰ نے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ
کو اس نور سے بھی پُر فرما دیا۔ جیسا کہ اس
نے خود اپنی وحی میں آپ کے متعلق فرمایا

"سخت ذہین و فہیم ہوگا اور
دل کا حلیم اور علوم ظاہری
و باطنی سے پُر کیا جائے گا"

سوم، قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو بھی نور کہا گیا ہے۔ جیسا
کہ نورٌ علیٰ نور کے الفاظ میں
بھی اشارہ موجود ہے۔ اور سورہ مائدہ
میں فرمایا:-

قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ
نُوْرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ
(مائدہ: ۱۶)

تمہارے لئے اللہ کی طرف سے ایک
نور اور ایک روشن کتاب آچکی ہے

و نعم ما قال المسیح الموعود فی مدح النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ع عجب نوریست در جانِ محمدؐ
عجب لعلیست در کانِ محمدؐ
ز ظلمت ہا دلے آنگہ شود صاف
کہ گردد از محبانِ محمدؐ
تا نہ نور احمد آید چارہ گر!
کس نمے بیرد زتاریکی بدر!

ادھر اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی مصلح موعود
میں آپ کی بعثت کی غرض یہ بتلائی ۔
"وہ تمام لوگ جو خدا کے وجود پر
ایمان نہیں لاتے اور خدا اور
خدا کے دین اور اس کی کتاب
اور اس کے پاک رسول محمد
مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب
کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی
نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر
ہو جائے"

الغرض اللہ تعالیٰ نے حضرت المصلح
الموعود رضی اللہ عنہ کو نور قرار دیا اور آپ کی بعثت
کی غرض الٰہی علوم و انوار کی اشاعت اور
غلبہ تھا۔ خود حضور نے فرمایا

"۔۔۔ خدا نے مجھے علم قرآن
بخشا ہے اور اس زمانہ میں اس
نے قرآن سکھانے کے لئے مجھے
دنیا کا استاد مقرر کیا ہے۔ خدا
نے مجھے اس غرض کے لئے کھڑا
کیا ہے کہ میں محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم
کے نام کو دنیا کے کناروں تک
پہنچاؤں اور اسلام کے مقابلہ
میں دنیا کے تمام باطل ادیان کو
ہمیشہ کی شکست دے دوں"
(الموعود)

نور فرقان کو دنیا میں پھیلانے کیلئے
نور محمد کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے
لئے اور نور توحید و اسلام کو ساری دنیا پر
غالب کرنے کے لئے آپ نے جو سعی و کوشش
کی وہ کسی بھی اہل نظر سے مخفی نہیں۔ آپ
کا بچپن سے لیکر وفات تک کا ایک ایک
لمحہ انہی انوار کی اشاعت کے لئے گذرا
آپ نے نہ صرف اپنے ملک میں ان انوار جلیلہ
کے پھیلانے کا بندوبست کیا بلکہ ساری دنیا
میں ان انوار کو غالب کرنے کے لئے ٹھوس
بنیادوں پر کام شروع فرمایا۔ اس سلسلہ میں
آپ نے متعدد تحریکات جاری فرمائیں اور
آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہزارہا لوگ جو نورِ قرآن
سے محروم اور خدا اور رسولؐ کے انوار
سے بے بہرہ تھے۔ ان کے دل ان انوار سے
روشن ہو گئے۔ اور وہ جو کبھی کفر و شرک
اور دہریت کی ظلمات میں بھٹکتے تھے۔ اب ان
کی یہ حالت ہے کہ نُوْرُھُمْ یَسْعٰی بَیْنَ
اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ۔ ان کا نور
ان کے آگے اور ان کے داہنی طرف دوڑ
رہا ہے اور وہ ہر دم یہی کہتے ہیں۔ رَبَّنَا
اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّکَ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔
(اے ہمارے رب ہمارے نور کو کمال تک
پہنچا اور اپنی مغفرت کے اندر ہمیں لے
لے یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے) ــــ
وہ جو کبھی خدا کے منکر تھے اور رسول اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو گالیاں دیا کرتے تھے اب دن میں سینکڑوں مرتبہ رسول اللہؐ پر درود بھیجتے ہیں اور ان کی زبانیں ہر وقت ذکر الٰہی سے تر رہتی ہیں۔ وللہ در القائل ؎

نورِ شاں یک عالمے را در گرفت
تو ہمی خواہی کہ گردد در شود شرے

لیکن جہاں یہ نور دنیا میں ظاہر ہوا وہاں بہت سے لوگوں نے اس نورِ خدا اور شمعِ الٰہی بجھانے کی کوشش کی مگر وہ اپنے منصوبوں میں ناکام رہے کیونکہ اس نے فرمایا تھا

یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَیَاْبَی اللّٰہُ اِلَّآ اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَہٗ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ

(التوبہ ع ۳۲)

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کرنے کے سوا دوسری ہر بات سے انکار کرتا ہے خواہ کفار کو کتنا ہی برا لگے۔

خود حضورؓ نے جب اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا تو آپ نے واشگاف الفاظ میں یہ فرمایا کہ

"دنیا اپنا زور لگا لے۔ وہ اپنی تمام طاقتوں اور جمعیتوں کو اکٹھا کر لے عیسائی بادشاہ بھی اور ان کی حکومتیں بھی مل جائیں ۔۔۔ اور وہ مجھے اس مقصد میں ناکام کرنے کے لئے متحد ہو جائیں۔ پھر بھی میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں ناکام رہیں گے اور خدا میری دعاؤں اور تدابیر کے سامنے ان کے تمام منصوبوں اور مکروں اور فریبوں کو ملیا میٹ کر دے گا۔ اور خدا میرے ذریعہ سے یا میرے شاگردوں اور اتباع کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنے کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے طفیل اور صدقے اسلام کی عزت کو قائم کرے گا۔ اور اس وقت تک دنیا کو نہیں چھوڑے گا جب تک اسلام پھر اپنی پوری شان کے ساتھ دنیا میں قائم نہ ہو جائے اور جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر دنیا کا زندہ نبی تسلیم نہ کر لیا جائے۔"

(الموعود)

بقیہ صک

اُڑتا ہوا دکھائی دے گا"

جماعت احمدیہ کا فرض

حضور نے اس ضمن میں موجودہ اور آئندہ آنے والی احمدی نسلوں کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مزید فرمایا:-

"اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو، اگر تم اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر سمجھتے ہو تو قدم بقدم اور شانہ بشانہ میرے ساتھ بڑھتے چلے آؤ۔ تاکہ ہم کفر کے قلب میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا گاڑ دیں اور باطل کو صفحۂ عالم سے نیست و نابود کر دیں اور انشاء اللہ ایسا ہی ہو گا۔ زمین اور آسمان ٹل سکتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی باتیں کبھی ٹل نہیں سکتیں۔"

("الموعود" صفحہ ۲۱۱-۲۱۶)

دُعا

آئیے حضرت مصلح موعودؓ ہی کے پیارے الفاظ میں ربِ جلیل کی درگاہ میں عاجزانہ دعا کریں کہ:-

"اے ہمارے رب ہمارے دلوں میں اپنی محبت پیدا فرما۔ اے ہمارے رب اپنی تعلیم، اپنی سیاست، اپنے اقتصاد، اپنی معاشرت اور اپنے مذہب کی محبت، ہمارے دلوں میں ڈال، ان کی عظمت ہمارے اندر پیدا کر، یہاں تک کہ ہمارے دلوں میں اس تعلیم سے زیادہ اور کوئی پیاری تعلیم نہ ہو جو تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہمیں دی۔ اے خدا! جو تیری طرف منسوب ہو وہ تیرا پیارا ہو، وہ ہمارا پیارا ہو اور جو تجھ سے دور ہو اس سے ہم دور ہوں لیکن سب دنیا کی ہمدردی اور اصلاح کا خیال ہمارے دلوں پر غالب ہو اور ہم اس انقلابِ عظیم کے پیدا کرنے میں کامیاب ہوں جو تو نے اپنے مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے قائم کرنے کا ارادہ ظاہر کر چکا ہے۔" (انقلابِ حقیقی)

گلہائے عقیدت

بر موقع یومِ مصلح موعودؓ

منظر الحق مصلحِ موعودِ ما ——— رہنمائے منزلِ مقصودِ ما
گیسوئے دینِ نبیؐ را شانہ زد ——— سالہا! محبوبِ حق محمودِ ما

عمر خود در خدمتِ قرآن کرد ——— مال و جاں در راہِ حق قربان کرد
دینِ حق غالب بہ کل ادیان کرد ——— بر جمیع المسلمیں احسان کرد

او کہ حقّا! عالمِ قرآن بود ——— نکتہائے معرفت نازاں کشود
چوں رقم فرمود تفسیرِ کبیر ——— عاشقاں را حسنِ قرآنی نمود

اسود و احمر بہر جا فیضیاب ——— روشنی گیرد ازاں ہر شیخ و شاب
آنکہ صدہا سال چوں مکنون بود ——— شد مبیں چوں او کشید از آں نقاب

او اسیراں کرد بشکست ستمگار ——— بود مر خلقِ خدا را غمگسار
روز و شب فکرِ فلاحِ المسلمیں ——— بود آں مردِ خدا را کاروبار

محسنِ انسانیت غمخوارِ ما ——— ہادیٔ حق راحتِ آزارِ ما
آں سخاوت کیش آں طیب شجر ——— مصلحِ موعودِ ما دلدارِ ما

بر روانش رحمتِ معبود باد ——— آلِ پاکش خرم و مسعود باد
خدمتِ دینِ نبیؐ محترم ——— ما ہمہ را دائماً مقصود باد

(عبد الرحیم المنصور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نشانِ مصلح موعود کے دائمی اثرات

ذَکِّرْھُمْ بِاَیَّامِ اللّٰہِ کے مطابق اس نشانِ رحمت کو ہمیشہ یاد رکھا جائے

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری)

اللہ تعالیٰ اپنے ماموروں کی صداقت ثابت کرنے کے لئے دو قسم کے نشان ظاہر فرماتا ہے (۱) ایسے نشانات جن کا وقوع ایک معیّن وقت میں ہوتا ہے اور پھر ان کے آثار ختم ہو جاتے ہیں۔ ایسے نشانات اپنے ظہور کے وقت کھلی دلیلِ صداقت ہوتے ہیں۔ بعد ازاں وہ تاریخی حیثیت سے ذکر کئے جاتے ہیں (۲) ایسے نشانات جن کا اثر دور رس بلکہ دائمی ہوتا ہے۔ وہ اپنے ظہور کے وقت بھی مامور کی سچائی کو ثابت کرتے ہیں اور اس کے بعد بھی اپنے نمایاں اثرات کے باعث فرستادۂ ربّانی کی صداقت پر گواہ ہوتے ہیں۔ بینا آنکھیں لمبے زمانوں تک ایسے نشانوں سے فائدہ حاصل کرتی ہیں۔ اور دل اطمینان پاتے ہیں۔

پیشگوئی مصلح موعود ایسے نشانات میں سے ہے جو بڑے دور رس نتائج کے حامل ہوتے ہیں۔ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کو یہ پیشگوئی نہایت پُرشوکت الفاظ میں شائع کی گئی جن میں بتایا گیا کہ پیدا ہونے والے موعود فرزند کا وجود حق و باطل میں فرق کرنے والا ہوگا۔ اس موعود فرزند کی اعلیٰ صفات کا تذکرہ کیا گیا۔ ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو اس موعود فرزند حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد کی ولادت کے روز پھر اعلان کیا گیا اور اسی روز جماعتِ احمدیہ کی تاسیس کے لئے شرائطِ بیعت کا اعلان ہوا۔ یہ موعود فرزند مشیتِ ایزدی کے مطابق آہستہ آہستہ بڑھتا گیا۔ ۱۴ر مارچ ۱۹۱۴ء کو حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد محض الٰہی تقدیر کے ماتحت جماعتِ احمدیہ کے دوسرے خلیفہ مقرر ہوئے اور پیشگوئی کا حصہ جو فضلِ عمر کے لفظوں میں مذکور تھا پوری شان سے پورا ہوا۔ اس کے بعد متواتر باون برس تک ہر روز آسمانی تائیدات کا ظہور یہ ثابت کرتا رہا کہ یہ موعود فرزند خدا کا قُرب پانے والا اور کلام اللہ کے مرتبہ کو ظاہر کرنے والا فرزند ہے۔ اسی دوران خود آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ کشف و الہام واضح کیا گیا کہ پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق صرف آپ ہی ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے دلائل، آسمانی نشانات اور مخالفین کو مقابلہ کی دعوتوں سے حق کو نہایت واضح رنگ میں ثابت فرمایا۔ قرآن مجید کے حقائق و معارف کو بیان کیا اور علومِ قرآنی کے مدعی علماء کو اس میدان میں روحانی مقابلہ کے لئے بلایا مگر سب عاجز آگئے۔ مذاہبِ عالم کے لیڈروں کو قبولیتِ دعا اور آسمانی نشانوں میں مقابلہ کے لئے دعوت دی مگر کوئی میدان میں نہ نکلا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے روحانی خزانوں سے اپنے اتباع کو مالا مال کر دیا۔ اس طرح آپ کے شاگردوں کے ذریعہ قرآن مجید کے معارف کا سلسلہ رہتی دنیا تک پھیلتا رہے گا۔ آپ نے تقریر و تحریر کے ذریعہ اسلامی اصولوں اور حضرت بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت کا سکہ منوایا۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے ایسی پائیدار بنیادیں قائم کر دیں کہ ہمیشہ ظاہر ہوتا رہے گا کہ اللہ تعالیٰ اپنے مسیح کے ساتھ ہے۔

پیشگوئی مصلح موعود میں باون علامات مذکور ہیں ان سب سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی سچائی عیاں ہے۔ پس اس پیشگوئی کے اثرات دائمی ہیں اور یہ کہ ہمیشہ کے لئے ایک زندہ نشان ہے۔ یہ انہی ایّام اللہ میں سے ہے جن کے متعلق فرمایا ذَکِّرْھُمْ بِاَیَّامِ اللّٰہِ۔ اس لئے احمدی نسلیں اس نشان کی یاد کو تازہ رکھیں گی۔ انشاء اللہ

درخواستِ دعا

میرے چچا جان مکرم ملک فضل احمد صاحب سابق پہریدار حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ عرصہ سے بعارضہ بلڈ پریشر و دیگر عوارض بیمار ہیں احباب سے درخواستِ دعا ہے۔

(شمس الدین۔ دار العلوم شرقی ربوہ)

فون ملز: ۲۷۹۴۶ فون آفس: ۲۲۴۸۳

سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ

مقبول روڈ

لائل پور

امپورٹر، ایکسپورٹر

نون - وائل - پردہ کلاتھ - پاپلین - مجاذب نظر - دیدہ زیب - ہر گھر کی پسند

(آفس)

مندر گلی - ریل بازار - لائل پور

کپڑے کی مشہور دکان

الفردوس

۸۵۔بی انار کلی - لاہور

الفردوس شال مرچنٹ

ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں، زنانہ و مردانہ دُھسّے اور گرم مرینہ تھوک و پرچون واجبی داموں پر دستیاب ہیں۔ نیز ریڈی میڈ کرتے، شلواریں، سوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں۔

الفردوس شال مرچنٹ ۸۵۔انار کلی لاہور

اچھی صحت راز ہے زندگی کا!

مطب

اپنی طبی ضروریات اور مخلصانہ مشورہ کیلئے تشریف لائیں باہر کے احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر دوا اور مشورہ حاصل کر سکتے ہیں

حکیم حمید احمد اختر رجسٹرڈ طبیب درجہ اوّل

المنار دواخانہ - گولبازار ربوہ

کا خطرناک اور جان لیوا اُبھارہ ایک پیکٹ سے

منٹوں میں غائب

حیوانی امراض کا رسالہ مفت منگوائیں

جانور

شاہ ہومیوپیتھک اسٹور

رحمت بازار - ربوہ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے

پاک ٹمبر

۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ

راوی روڈ

لاہور

فون نمبر: ۶۲۶۱۸

کو ہمیشہ یاد رکھیے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ
شاہراہ قائد اعظم لاہور
فون نمبر: ۵۲۶۲۳

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور پر
تشریف لائیے
فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۳۲۰ ؛ رہائش ۶۲۹۳۰ ؛ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۰۰۰۱
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت اور کاروبار کو فروغ دیجئے
(مینیجر)

احمدی بھائیوں کی اپنی ایئرکنڈیشن دوکان

نیو پاک جیولرز

۱۲۔ ذیلدار روڈ۔ اچھرہ۔ لاہور
فون: ۴۱۰۹۷۴
احمدی بھائیو! اپنی بہو بیٹیوں کیلئے بہترین جڑاؤ و سادے زیورات خریدیں!
زیور کا زیور چیک کا چیک
کیونکہ
ہم اپنے زیورات کی واپسی پر بحساب ایک آنہ فی روپیہ کاٹ کاٹ کر بازار کے بھاؤ کے مطابق قیمت واپس کر دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ کسی بھی قسم کی کاٹ نہیں لیتے۔
نیز
سونے چاندی کی بہترین الیس اللہ بکاف عبدہ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں، سندھی و فینسی کو کے ہر وقت دستیاب ہیں
پروپرائٹر:-
میاں عظیم قادر اینڈ سنز

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت
اپنے چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے!
(مینیجر)

حیوانات کی دوائیں

پولٹری کی دوائیں
اور
کاسمیٹکس۔ آرنیکا ہیئر ٹانک اور مختلف قسم کی کریمیں — ہول سیل اور ریٹیل
ہم سے دستیاب ہیں
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۶

ہومیو پیتھک

ایلو پیتھک
اور
یونانی کتب
خریدنے کے لئے یاد رکھیں
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۶

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار، کیل، چیل، پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

سٹار ٹمبر

۵۳۔ فیروز پور روڈ — بالمقابل تھانہ اچھرہ — لاہور
فون نمبر: ۴۱۰۶۱۷

سائنس کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں

موٹر ڈرائیور کی ضرورت

ربوہ میں ملازمت کے خواہشمند موٹر ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں امراء یا صدر صاحبان کی تصدیق کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔
م۔ معرفت مینیجر اخبار الفضل ربوہ

خورشید یونانی دواخانہ
اور
حکیم خورشید احمد ممتاز الاطباء رجسٹرڈ طبیب رجسٹرڈ A

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے دواخانہ اور مطب کی طرف رجوع فرمائیں!
مینیجر خورشید یونانی دواخانہ و مطب گولبازار ربوہ۔ فون ۵۳۸

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں
اور
پٹوں نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس اور سلنسر پائپ کیلئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیے

میاں بھائی آٹو سٹور

۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور
انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی۔ لاہور
فون نمبر سیل ڈپو ۳۱۱۴۶۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹریکٹر برائے فروخت

انٹرنیشنل ٹریکٹر نمبر ۴۴۲ نئی حالت میں قابلِ فروخت موجود ہے۔ خواہشمند اصحاب لیّہ کوپایہ سٹور گولبازار ربوہ بالمقابل ایوانِ محمود سے رابطہ قائم کریں۔
فون نمبر ۴۶۹ ربوہ

قابلِ فروخت

(۱) ایک عدد مشین سوڈا واٹر سیکنڈ ہینڈ۔
(۲) ایک عدد نیشنل الیکٹرک واشنگ مشین۔ نیو
(۳) نیز احمد نگر میں نہایت مناسب جگہ ایک مکان قابلِ فروخت موجود ہے۔ ضرورتمند احباب متوجہ ہوں۔ (معرفت منیر احمد دفتر الفضل ربوہ)

خالص

سونے چاندی کے زیورات
جدید ڈیزائنوں میں بنوانے
— اور —
خرید و فروخت کیلئے
— نیز —
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی انگوٹھیاں
دیدہ زیب ڈیزائنوں میں خریدنے کا اعلیٰ مرکز
پاک گولڈ سمتھ
میاں عبدالسلام عبدالمنان ناصر
عقب جمال بیکری۔ گولبازار۔ ربوہ
فون نمبر ۵۵۰

پبلک پیپر اینڈ بک ایجنسیز رجسٹرڈ

بھوانہ بازار۔ لائلپور
فون نمبر ۲۲۳۱۹
— پر —
ہر قسم کی سٹیشنری اور کتب کی خرید کیلئے
تشریف لائیے
ہمارے ہاں ہر کتاب اور رجسٹر کی مضبوطی اور خوبصورتی کو قائم رکھنے کے لئے ہر سائز کا پلاسٹک کور تیار کرنے کا بھی انتظام ہے۔

ہر قسم کا
کاغذ، بکس بورڈ اور گتّہ

بارعایت خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں
مقبول پیپر مارٹ گنپت روڈ لاہور۔ فون نمبر ۶۳۸۴۹
گھر:- ملک عبداللطیف ستکوہی۔ فون نمبر ۶۲۵۱۶

خطرناک چارہ بے خطر ڈالیئے

بشرطیکہ
آپ کے پاس جانوروں کے اُبھارہ کی اکسیر موجود ہو۔ آج ہی منگوا لیجئے۔
حیوانات کی اکسیر ۱۲ اکسیروں کا رسالہ
مفت
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ فون ۶۰۶

جائیداد کی خرید و فروخت

ربوہ میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے آپ کی سہولت کے پیشِ نظر ایک واحد رجسٹرڈ ادارہ کھولا گیا ہے۔ اس باقاعدہ ادارے کا دفتر قومی مرکزی بچت بینک کے متصل دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے بالمقابل واقع ہے۔
ہمیں آپ اپنی خدمت کے لئے ہر وقت مستعد پائیں گے۔ ربوہ شہر اور مضافات میں نہایت مناسب داموں پر پلاٹس، مکانات اور زرعی زمین برائے فروخت موجود ہیں۔
احمد اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر رجسٹرڈ انس مارکیٹ ربوہ

ادویات

۱۔ کیوریٹو سسٹم
CURATIVE SYSTIM
۲۔ ہومیوپیتھک اور
HOMOEO PATHIC
۳۔ بایوکیمک
BIO CHEMIC
امریکن، جرمن اور پاکستانی چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی طاقتوں میں تھوک و پرچون خریدنے کے لئے
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۶

خالص شہد — تازہ عرق

اور
عمدہ مربہ جات
— نیز —
اپنی جملہ طبی ضروریات کیلئے
دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ
کو یاد رکھیئے

ضدّی اور پیچیدہ امراض کے

مایوس و پریشان مریض جرمن اور امریکن ادویات سے کامیاب علاج کے لئے تشریف لائیں یا تفصیلی علامات لکھ کر بذریعہ ڈاک علاج کروائیں۔
ہومیوپیتھک ڈاکٹر ایس۔ اے۔ رحمٰن
شاہ ہومیوپیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال
رحمت بازار۔ ربوہ

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک، شام ۴ بجے سے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔
حکیم عبدالحمید بن حکیم نظام جان مرحوم چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون نمبر ۴۸۴۴

سائیکل، ٹرائیسکل اور بچہ گاڑیاں مضبوط، خوبصورت اور ارزاں ملنے کا پتہ: محبوب عالم اینڈ سنز راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور